باخبر، پُراثر، نقیبِ فکر و نظر

21 رجب المرجب 1444ھ | مطابق 13 فروری 2023ء | بروز پیر | جلد: (۳) | شمارہ: (۳۸) | صفحات: (۸)




# جمعیۃ علماء ہند مذہبی منافرت اور فرقہ واریت کو پورے ملک کے لیے نقصان عظیم تصور کرتی ہے

## 34/واں اجلاسِ عام سنکلپ اور ملک وملت کے نام ایک اہم پیغام کے ساتھ اختتام پذیر، مولانا ارشد مدنی، مولانا محمود مدنی، مفتی ابوالقاسم نعمانی سمیت دیگر مذاہب کے رہنماؤں کا خطاب

نئی دہلی ۱۲/فروری: جمعیۃ علماء ہند کے 34ویں اجلاس عام کے اختتام کے بعد قوم کے نام جاری ایک پیغام میں کہا گیا ہے کہ جمعیۃ علماء ہند مذہبی منافرت اور فرقہ واریت کو پورے ملک کے لیے نقصان عظیم تصور کرتی ہے جو ہماری دیرینہ وراثت سے میل نہیں کھاتی۔ یہ پیغام آج دہلی کے رام لیلا میدان میں لاکھوں کے مجمع کے سامنے جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا محمود اسعد مدنی نے پڑھ کر سنایا، جہاں سبھی مذاہب کے رہ نما موجود تھے۔ اس سے قبل دارالعلوم دیوبند کے مہتمم مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی نے باضابطہ عہد نامہ پیش کیا، جس کی لفظ بہ لفظ دوہرا کر پورے مجمع نے کھڑے ہو کر تائید کی۔ اس اجلاس کی صدارت مولانا محمود اسعد مدنی نے کی، رام لیلا میدان کھچا کھچ بھرا ہوا تھا جہاں دو لاکھ لوگ موجود تھے۔ لوگوں نے عہد لیا کہ وہ مذہبی رہ نماؤں اور مقدس کتابوں کا کبھی اپمان نہیں کریں گے، ہنسا اور نفرت سے سماج کو آزاد کریں گے اور دیش کی رکشا، سرکشا، مان سمان اور اکھنڈتا کے لیے پریاس کریں گے۔ قوم کے نام جاری پیغام میں مزید کہا گیا کہ مختلف مذاہب کے درمیان دوستانہ اور برادرانہ رشتے ہمارے معاشرے کی قابل فخر اور پائیدار خصوصیات ہیں۔ ان رشتوں میں دراڑ پیدا کرنا قومی جرم ہے۔ تمام انصاف پسند جماعتوں اور ملک دوست افراد کو چاہیے کہ متحد ہو کر شدت پسند اور تقسیم کرنے والی طاقتوں کا سیاسی اور سماجی سطح پر مقابلہ کریں اور ملک میں بھائی چارہ، باہمی رواداری اور انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے ہر ممکن جدوجہد کریں۔ پیغام میں بالخصوص نوجوانوں کو متنبہ کیا گیا کہ وہ ہمارے وطن کے داخلی اور خارجی دشمنوں کے براہ راست نشانے پر ہیں، انھیں مایوس کرنے، بھڑکانے اور گمراہ کرنے کا ہر حربہ استعمال کیا جا رہا ہے، انھیں نہ تو مایوس ہونا چاہیے اور نہ ہی صبر و ہوش کا دامن چھوڑنا چاہیے۔ جو نام نہاد تنظیمیں اسلام کے نام پر جہاد کے حوالے سے انتہا پسندی اور تشدد کا پرچار کرتی ہیں وہ نہ ملک کے مفاد کے اعتبار سے اور نہ ہی مذہب اسلام کی رو سے ہمارے تعاون اور حمایت کی حق دار ہیں۔ اس کے برخلاف وطن کے لیے جاں نثاری، وفاداری اور حب الوطنی ہمارا ملکی و دینی فریضہ ہے، ہمارا دین اور ہمارا ملک سب سے پہلے ہے، یہی ہمارا نعرہ ہے۔ بھارت، تنوعات اور تکثیری معاشرے کا حامل خوبصورت ملک ہے، اس کی خصوصیات میں سے بڑی خصوصیت تمام افکار و اعمال اور مراسم کے حامل لوگوں کو اپنی مرضی کی زندگی گزارنے اور نظریے پر چلنے کی آزادی ہے، اسے بچانے کے لیے گاندھی جی وغیرہ نے ان تھک کوششیں کی ہیں۔ اس کے مدمقابل کبھی اسلام، کبھی ہندوتو اور کبھی عیسائیت کے نام پر جس جارحانہ فرقہ واریت کو فروغ دیا جا رہا ہے، وہ ہرگز اس ملک کی مٹی اور خوشبو سے میل نہیں کھاتی۔ ہم یہاں یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ آر ایس ایس اور بی جے پی سے ہماری کوئی مذہبی یا نسلی عداوت ہرگز نہیں ہے بلکہ ہمارا اختلاف نظریے پر مبنی ہے۔ ہماری نظر میں بھارت کے سبھی مذہبوں کے ماننے والے چاہے وہ ہندو ہوں، یا مسلمان یا پھر سکھ، بودھ، جین، عیسائی سبھی برابر کے شہری ہیں، ہم انسان کے درمیان کوئی فرق نہیں کرتے اور نہ نسلی برتری کو تسلیم کرتے ہیں۔ آر ایس ایس کے سرسنگھ چالک کے حالیہ ایسے بیانات کا جن سے باہمی میل جول اور قومی یک جہتی کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے، ہم استقبال کرتے ہیں۔ عدالتوں کے موجودہ کردار پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا گیا کہ کچھ عرصے سے یہ تاثر عام ہو رہا ہے کہ عدالتیں ریاست کے دباؤ میں کام کر رہی ہیں، یہ صورت حال ہرگز قابل قبول نہیں ہے۔ عدالت آزاد نہیں تو ملک بھی آزاد نہیں۔ پیغام میں بالخصوص ملک میں جاری پسماندہ مسلم کے بحث پر کہا گیا کہ اسلام کی واضح تعلیمات مساوات اور نسلی عدم تفریق پر مبنی ہیں، لیکن اس کے باوجود مسلمانوں میں پسماندہ برادریوں کا وجود زمینی حقیقت ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ پسماندہ برادریوں کے ساتھ امتیازی سلوک مذہبی، اخلاقی اور انسانی نقطہ نظر سے قابل مذمت ہے۔ اجلاس عام کے موقع پر ہم یہ اعلان کرنا چاہتے ہیں کہ جو زیادتیاں ذات پات کے نام پر ہوئی ہیں، ان پر ہمیں شرمندگی ہے اور ان کو دور کرنے کا ہم عہد کرتے ہیں کہ ہم مسلمانوں میں معاشی، سماجی، تعلیمی ہر زاویے سے مساوات قائم کرنے کی ہر ممکن جدوجہد کریں گے۔ پسماندہ برادریوں کو ترقی دینے کے لیے سرکار نے ابھی حال میں جو بیان دیا ہے، اس کے لیے ہم ان کو مبارک باد دیتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ ان کی فلاح و بہبود کے لیے جلد عملی اقدامات کیے جائیں گے۔ معاشی ابتری، مہنگائی اور بیروزگاری ہمارے ملک کے لیے سب سے بڑا چیلنج ہے۔ غریبی اور بے روزگاری کی موجودہ شرح کو دیکھتے ہوئے ہماری ترقی کے تمام دعوے جھوٹے اور کھوکھلے ہیں۔ عورتوں کے حقوق کو لے کر پیغام دیا گیا کہ ہم مسلمانوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ عورتوں کے حقوق کے تحفظ اور ان کے ساتھ منصفانہ برتاؤ کے لیے اسلامی شریعت کے مقرر کردہ کوڈ کو عملی طور پر نافذ کریں۔ میراث کی تقسیم میں عورتوں کو محروم رکھنا، طلاق دینے اور نان و نفقہ کے سلسلے میں اسلامی احکام کی خلاف ورزی اور عام طور پر معاشرے میں ان کے ساتھ ناانصافی کے خلاف خود مسلمانوں کو پورے ملک میں تحریک چلانے اور ضروری اصلاحات کرنے کی سخت ضرورت ہے تاکہ ہمارے پرسنل لا میں مداخلت کی گنجائش نہ رہے۔ اس پیغام سے قبل ہندو، سکھ، عیسائی اور بدھ مذاہب کے قومی رہ نماؤں نے خطاب کیا۔ سوامی چدانند سرسوتی مہاراج، صدر پرمارتھ نکیتن رشی کیش نے مسائل کو مشترکہ طور سے حل کرنے کی دعوت دی۔ انھوں نے کہا کہ دو باتیں ہیں، ایک یہ ہے کہ ہم پیار سے جئیں اور دوسرا ہے کہ ہم لڑ کر جئیں، لیکن ہمارا تجربہ ہے کہ لڑ کر ہم نے کچھ حاصل نہیں کیا۔ لڑنے کی وجہ سے ملک دو حصوں میں بنٹ گیا۔ اس لیے میں کہتا ہوں کہ ماضی کو بھلا دیں اور پیار و محبت سے رہیں۔ انھوں نے کہا کہ جمعیۃ علماء ان تنظیموں میں سے ہے کہ جب ملک کی تقسیم کی بات آئی، تو اس نے شدت سے مخالفت کی۔ آج کے دور میں ہمیں یکتا کی حفاظت کرنی ہے اور اس دیش کی تقدیر اور تصویر بدلنی ہے۔ انھوں نے پیار و محبت سے رہنے کی تلقین کی اور مولانا مدنی کے بیانوں کی جم کر تعریف کی۔ دارالعلوم دیوبند کے مہتمم مفتی ابوالقاسم نعمانی نے عوام سے اپیل کی کہ اجلاس کی تمام تجاویز کو پورے ملک میں پھیلائیں اور انھیں عملی جامہ پہنائیں۔ انھوں نے کہا کہ جتنے کام کیے جا رہے ہیں یہ سب تدابیر ہیں، تدابیر میں جان ڈالنے کے لیے ہمیں اللہ کو راضی کرنا ہے اور معاشرے کے اندر پھیلی ہوئی برائی کو مٹانے کی کوشش کرنا ہے۔ مولانا محمد سلمان بجنوری نائب صدر جمعیۃ علماء ہند و استاذ دارالعلوم دیوبند نے کہا کہ اعلامیہ کے مطابق ہم سب کو کام کرنا چاہیے۔ انھوں نے کہا کہ مختلف مذاہب والوں کو ڈائیلاگ میں حصہ لے کر اپنے مسائل کو حل کرنا چاہیے۔ انھوں نے بتایا کہ ڈائیلوگ ایک بڑی طاقت ہے، اسے نظر انداز کر کے آگے نہیں بڑھا جا سکتا۔ مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی صدر جمعیت مرکزی اہل حدیث ہند نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہمارا ملک آج جس نازک دور سے گزر رہا ہے، اس میں اس بات کی ضرورت ہے کہ ملت کے دانشوران سر جوڑ کر اکٹھے ہوں اور ملک و ملت اور انسانیت کو درپیش مسائل سے متعلق خون جگر جلا کر اپنے اسلاف کے کارناموں کو سامنے رکھ کر حقیقی اقدام کریں۔ دارالعلوم وقف دیوبند کے مہتمم مولانا سفیان قاسمی نے کہا کہ ملک کی جو صورت حال ہے وہ بے حد تشویش ناک ہے، اس وقت جس بیدار مغزی کے ساتھ جمعیۃ علماء ہند نے قوم کو رہ نمائی کا کام کیا ہے، وہ قابل تعریف ہے، انھوں نے کہا کہ اپنی مرکزیت کو اپنے قول و فعل سے مضبوط کریں، کیوں کہ مرکزیت سے الگ رہ کر ہماری آواز بے معنی رہے گی اور نہ ہم کسی پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ انھوں نے اپنی طرف سے اور اپنی جماعت کی طرف سے جمعیۃ کی تجاویز کی تائید کی۔ انھوں نے کہا کہ حالات کوئی نئے نہیں بلکہ ہر دور میں آئے ہیں، لیکن اصحاب عزیمت نے ہر دور میں سہارا دیا۔ نائب امیر الہند مولانا مفتی محمد سلمان منصور پوری استاذ دارالعلوم دیوبند نے تلقین کی کہ مسلمانوں کو موجودہ حالات و مصائب سے گھبرانے کے بجائے اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامنا چاہیے۔ فرید نظامی درگاہ حضرت نظام الدین محبوب اولیاء نے آج کے اجلاس کے ایجنڈا کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے اوقاف کا تحفظ بہت ضروری ہے آج ہمارے پاس چھ لاکھ سے زائد پراپرٹی ہمارے ہیں، مگر حقیقت میں ان میں سے زیادہ اپنے مقصد میں استعمال نہیں ہو رہے ہیں۔ مولانا انوار الرحمن رکن شوریٰ دارالعلوم دیوبند نے تائیدی خطاب پیش کیے۔ جمعیۃ نے اپنی ایک تجویز میں اپیل کی کہ ملک کے صاحب ثروت افراد لڑکیوں کے لئے تعلیمی ادارے قائم کرنے پر خصوصی توجہ دیں۔ اس تجویز کو حاجی محمد ہارون صدر جمعیۃ علماء مدھیہ پردیش نے پیش کیا۔ جمعیۃ علماء ہند کے جنرل سکریٹری مولانا حکیم الدین قاسمی نے جمعیت یوتھ کلب، شرکت کنندگان اور سبھی لوگوں کا شکریہ ادا کیا۔ آخر میں اجلاس مولانا محمد ابوالقاسم نعمانی صاحب کی دعا پر اجلاس اختتام پذیر ہو۔

# امیر الہند مولانا ارشد مدنی کا گھر واپسی اور موہن بھاگوت کے حالیہ بیان پر زبردست جوابی خطاب

## جین دھرم گرو آچاریہ لوکیش منی نے مولانا مدنی کے بیان سے عدم اتفاق کا اعلان کر کے باہر کی راہ دیکھی

نئی دہلی: 12/فروری (عصر حاضر نیوز) امیر الہند مولانا سید ارشد مدنی صدر جمعیۃ علماء ہند وصدر المدرسین دارالعلوم دیوبند نے قومی دارالحکومت دہلی کے رام لیلا میدان میں آج جمعیۃ علمائے ہند کے سہ روزہ سالانہ اجلاس عام کی آخری نشست میں موجود لاکھوں کے مجمع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم سب یعنی ہندو اور مسلمان سب آبا واجداد بھی مسلمان ہی تھے اسلام ہندوستان ہی کا مذہب ہے باہر کا نہیں، اس لیے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالی نے اسی دھرتی پر اتارا تھا۔ مولانا مدنی نے مذہب کی تاریخ اور توحید و رسالت کو واضح طور پر بیان کیا۔ مولانا مدنی نے کہا کہ میں نے متعدد دھرم گرؤوں سے بات چیت کی تو مجھے معلوم ہوا کہ ہم جس کو آدم علیہ السلام کہتے ہیں ہندو اس کو منو کہتے ہیں، ہم جس کو خدا یا اللہ کہتے ہیں ہندو اس کو اوم کہتے ہیں۔ چنانچہ ہندوؤں کے مطابق بھارت کی سرزمین پر پہلے منو آئے تھے اور منو نے یہاں توحید کی تبلیغ کی تھی۔ منو جسے ہم آدم کہتے ہیں، ہم انہیں یعنی اس زمین پر آنے والا پہلا نبی مانتے ہیں۔ وہ اس دھرتی پر آئے اور ہم سب ان کے بچے ہیں۔ ہندو، مسلمان، سکھ اور عیسائی سب انہی کی اولاد ہیں۔ مولانا نے کہا کہ یہ سب اس لیے کہنا پڑ رہا ہے آر ایس ایس سنچالک موہن بھاگوت نے حال ہی میں ایک بیان دیا جس میں انہوں نے کہا تھا کہ مسلمان اگر اپنے مذہب پر قائم رہنا چاہیں تو رہ سکتے ہیں۔ وہ اگر اپنے آبا و اجداد کا مذہب (ہندو مذہب) اختیار کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں۔ اس بیان پر مولانا نے کہا کہ بھاگوت کا یہ بیان ہی غلط ہے کہ ہمارے آبا و اجداد ہندو تھے تو ہمیں بھی ہندو مذہب اختیار کر لینا چاہیے۔ حالانکہ انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ ہمارے ساتھ ساتھ آپ کے آباء و اجداد بھی مسلمان ہی تھے لہذا بھٹکے ہوئے آپ لوگ ہیں ہم نہیں۔ مولانا نے گھر واپسی کے مسئلہ پر کھل کر اظہار خیال کیا اور کہا کہ اس طرح کی باتیں اور نظریات ملک کی سالمیت، امن و امان کے لیے صحیح نہیں ہے۔ مولانا مدنی نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ ملک میں امن و سلامتی برقرار رہے اور وہ کام کرنے کے لیے تیار ہیں جس سے ملک کی سالمیت امن و امان کو فروغ ملتا ہے۔ مولانا کے بیان کے بعد ڈائس پر کھڑے ہو کر آچاریہ لوکیش منی نے کہا کہ چھوٹے مدنی نے ہمیں یہاں سدبھاونا کے لیے بلایا تھا اور ہم نے اسٹیج سے سدبھاونا کے بارے میں بات کی۔ ملک میں اتحاد اور سالمیت کو مضبوط بنانے کی بات کی۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا ماننا ہے کہ ہمارے والدین نے ہمیں پیدا کیا ہے، نہ بھگوان مہاویر نے اور نہ ہی منو نے ہمیں پیدا کیا ہے، ہم اپنے والدین کی اولاد ہیں جبکہ مولانا نے اسٹیج سے کہا کہ ہر کوئی منو کی اولاد ہے۔ جس کو ہم نہیں مانتے۔ مونی کے اس بیان کے بعد عوام الناس کے رد عمل کو ہم منو کو پہلا نبی مانتے ہیں اور آج بھی ان کے بتائے ہوئے راستے پر چل رہے ہیں، پیغام توحید کا تھا، وہی پیغام اوم کا ہے اور ہم آج بھی اس پر قائم ہیں۔

## فرمانِ الٰہی

ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت عطا فرما O ان لوگوں کے راستے کی جن پر تونے انعام کیا نہ کہ ان لوگوں کے راستے کی جن پر غضب نازل ہوا ہے اور نہ ان کے راستے کی جو بھٹکے ہوئے ہیں۔ O

(سورۃ الفاتحۃ: ۷_۶)



## اوقاتِ نماز

برائے شہر حیدرآباد دکن و اطراف

بہ تاریخ: 21 ررجب المرجب 1444ھ
بہ مطابق 13 رفروری 2023ء بروز پیر

| نماز | فجر | ظہر | عصر | مغرب | عشاء |
|---|---|---|---|---|---|
| ابتدا | 5:43 | 12:40 | 4:40 | 6:22 | 7:30 |
| انتہا | 6:38 | 4:39 | 6:21 | 7:29 | 5:20 |

| | | | |
|---|---|---|---|
| اشراق | 6:58 | زوال | 12:30 |
| ختم سحر | 5:32 | افطار | 6:25 |

نوٹ: سحری کا بالکل انتہائی وقت لکھ دیا گیا مذکورہ وقت کے بعد بھی کھانے سے روزہ شروع ہی نہیں ہوگا۔



## ارشادِ نبوی ﷺ

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ بہت کم ایسا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو خطبہ دیا ہو، اور اس میں یہ نہ ارشاد فرمایا ہو کہ: "جس میں امانت کی خصلت نہیں اُس میں ایمان نہیں، اور جس میں عہد کی پابندی نہیں، اس میں دین نہیں"۔

(شعب الایمان للبیہقی)



# حفاظتِ حدیث کا عمل زمانۂ رسالت سے تاحال مسلسل جاری

## جامعہ نظامیہ میں جلسہ ختم بخاری شریف سے شیخ الجامعہ مولانا مفتی خلیل احمد کا خطاب، ترکی اور شام کے زلزلہ متاثرین کیلئے رقت انگیز دعا

حیدرآباد 12 فبروری۔ (پریس نوٹ) ملک کی باوقار اسلامی درسگاہ جامعہ نظامیہ کے شیخ الجامعہ مفکر اسلام مولانا مفتی خلیل احمد نے آج جامعہ میں بخاری شریف کی آخری حدیث کا متاثر کن درس دیا۔ مولانا مفتی خلیل احمد نے کہا کہ جمع حدیث کا کام عہد رسالت کے عرصہ بعد عمل میں آیا لیکن حفاظت حدیث کا کام عہد رسالت سے ہی جاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ حدیث کی تشریعی حیثیت میں ہی دین کی بقا ہے۔ منکرین حدیث کے اعتراضات محض تعصب کی بنیاد پر ہے۔ انہوں نے کہا کہ جس شخص سے دین میں بگاڑ پیدا ہو اس کا احترام نہیں کیا جائے گا۔ اسی قاعدہ کی بنیاد پر محدثین نے بعض رواۃ حدیث کو وضاع، کذاب اور متہم جیسے القاب دیئے۔ انہوں نے کہا کہ امام بخاریؒ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے محب صادق اور عاشق تھے۔ حضرت شیخ الجامعہ نے بخاری شریف کی آخری حدیث کے حوالہ سے ایمان کی اہمیت کو اجاگر کیا اور موجودہ حالات کے پس منظر میں مسلمانوں کو اپنے عقیدہ اور عمل کو مستحکم کرنے کی تلقین کی۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ پرآشوب حالات میں مسلمان اپنی زندگی کو احادیث کے مطابق گزاریں۔ مولانا مفتی خلیل نے کہا کہ یوں تو بخاری شریف کو ملک کی تمام جامعات میں پڑھایا جاتا ہے لیکن جامعہ نظامیہ کا اسلوب تدریس سب سے منفرد اور جداگانہ نوعیت کا ہے۔ یہاں احادیث کے ترجمہ و تفہیم پر ہی اکتفاء نہیں کیا جاتا بلکہ مسائل کے استنباط' فقہی نظائر' اصول حدیث اور روایت و درایت کے تمام مباحث کو مدلل طور پر شامل درس کیا جاتا ہے۔ انہوں نے مزید کہ عصر حاضر میں پہلے زیادہ اس بات کی ضرورت ہے کہ علم حدیث میں کامل مہارت حاصل کی جائے تاکہ موجودہ زمانہ کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے دین متین کی خدمت صحیح طور پر انجام دی جاسکے۔ حضرت شیخ الجامعہ نے کہا کہ طلبہ ریسرچ و تحقیق کی راہ کو اپنائیں' مولانا نے اپنے درس میں کہا کہ بخاری شریف کی آخری حدیث اپنے معانی و مطالب کے اعتبار سے نہایت جامع اور دنیا و آخرت میں سکون و راحت کی ضامن ہے اس کو کسی بھی مجلس کے آخر میں پڑھ لیا جائے تو کفارہ مجلس ہے۔ یہ حدیث شریف ظاہر و باطن کی تمام بیماریوں کا علاج بھی ہے۔ اس میں عقیدہ' اعمال اور حسن خاتمہ اور کامرانی کی ساری چیزیں موجود ہیں۔ مولانا نے کہا کہ بخاری شریف کی آخری حدیث "سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم" کے ورد سے روحانی تسکین حاصل ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ حدیث شریف کا پڑھنا' سننا اور اس کو سمجھنے کی کوشش کرنا سعادت مندی ہے اس سے نہ صرف اخروی فوائد وابستہ ہیں بلکہ دنیا میں بھی خوشحالی اور تازگی نصیب ہوتی ہے۔ مولانا نے کہا کہ تسبیح کا پڑھنا دنیا میں گناہوں کی معافی کا سبب اور آخرت میں شفاعت کا ذریعہ ہے۔ انہوں نے اخلاص عمل کی تلقین کی اور کہا کہ کمال عبادت یہ ہے کہ اس کا آغاز اخلاص پر ہو اور اختتام محویت پر ہو۔ مولانا ڈاکٹر محمد سیف اللہ نائب شیخ الجامعہ جامعہ نظامیہ نے خیر مقدم کرتے ہوئے جامعہ نظامیہ کی علمی خدمات پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ جامعہ موجودہ پرآشوب حالات میں علم و فن کی حقیقی خدمت انجام دے رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جدید زمانہ میں نت نئے فتنے ابھر رہے ہیں جس کے سدباب کے لئے عوام الناس کو چاہئے کہ علماء سے رابطہ میں رہیں۔ انہوں نے جامعہ نظامیہ کے تابناک ماضی کا تذکرہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ جامعہ نظامیہ پر عنایت الٰہی ہے جس کی وجہ سے اس کا حال بھی روشن ہے اور امید ہے کہ مستقبل بھی منور ہوگا۔ انہوں نے کہا جامعہ کے طلبہ کی صلاحیتوں کو بلند کرنے کے لیے باقاعدہ منصوبہ بندی کے ساتھ کوشش کی جارہی ہے تاکہ وہ زمانہ کے تقاضوں کا مقابلہ کرسکیں۔ انہوں نے کہا جامعہ نظامیہ کی فنی عظمت کو ملک بھر میں تسلیم کیا جاتا ہے۔ حضرت نائب شیخ الجامعہ نے کہا کہ عرب علماء بھی جامعہ نظامیہ کے نظام تعلیم کو نہ صرف قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں بلکہ اس سے استفادہ کے لیے کوشاں رہتے ہیں۔ انہوں نے سابق شیخ الحدیث مولانا محمد خواجہ شریف علیہ الرحمہ اور دیگر اساتذہ کا تذکرہ کرتے ہوئے انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔ اور ان کی خدمات کی قبولیت کے لیے دعا کی۔ مولانا مفتی سید ضیاء الدین نقشبندی شیخ الفقہ و مفتی جامعہ نظامیہ نے درس کے اختتام پر علامہ سید احمد بن دحلانؒ کی دعائے ختم بخاریؒ کو نہایت رقت کے ساتھ پڑھا۔ انہوں نے ترکی اور شام کے زلزلہ متاثرین کے لیے بھی رقت انگیز دعا کی۔ مولانا محمد انوار احمد نائب شیخ التفسیر جامعہ نظامیہ نے نظامت کے فرائض انجام دیئے۔

# نواب رونق یار خان آصف جاہی خاندان کے نویں نظام ہوں گے

## عظمت جاہ کا نظام خاندان سے کوئی ربط نہیں، مجلس صاجبزدگان سوسائٹی کا بیان

حیدرآباد: مجلس صاجبزدگان سوسائٹی جو سال 1932 میں میر عثمان علی خان کی سرپرستی میں قائم ہوئی تھی، نے حیدرآباد میں ایک پریس

کانفرنس میں فیصلہ کیا ہے کہ نواب رونق یار خان آصف جاہی خاندان کے نویں نظام ہوں گے۔ مجلس صاجبزدگان سوسائٹی سے وابستہ شہزادے اور شہزادیوں و امراء نے رونق یار خان کو حیدرآباد کے آصف جاہی خاندان کے نویں نظام کے طور پر منتخب کرنے کا اتفاق رائے پر مبنی فیصلہ کیا۔ واضح رہے کہ قبل ازیں نظام ہشتم میر برکت علی خان مکرم جاہ کے انتقال کے بعد ان کے فرزند عظمت جاہ کو نظام نہم کے طور پر منتخب کیا گیا تھا۔ مجلس صاجبزدگان سوسائٹی کا کہنا ہے کہ شہزادہ عظمت جاہ کا کسی سے ربط ضبط باقی نہیں رہا وہ خاندان کے افراد کے ساتھ رابطے میں نہیں ہیں اور خاندان آصف جاہی حیدرآباد کی ذمہ داریاں سنبھالنے میں ناکام رہے ہیں۔ اس لیے نواب رونق یار خان کی آصف جاہی خاندان کے نویں نظام کے طور پر تاج پوشی کرنا طے پایا ہے۔ تاج پوشی کی عظیم الشان تقریب جلد ہی منعقد کی جائے گی جس میں ہندوستان بھر سے کئی نامور شہزادوں، مہاراجوں اور کئی شاہی خاندانوں کے اراکین موجود رہیں گے۔ ان کے علاوہ اس تقریب میں حیدرآباد کے عہدیداروں، اہم اشخاص اور شہریوں کو بھی مدعو کیا جائے گا۔ واضح رہے کہ سابق ریاست حیدرآباد دکن کے آخری فرماں روا آصف سابع نواب میر عثمان علی خان کے پوتے آصف جاہ ثامن نواب میر برکت علی خان المعروف مکرم جاہ بہادر کا ترکی کے استنبول میں انتقال ہوگیا تھا۔ جس کے ساتھ ہی حیدرآباد میں سوگ کی لہر دیکھی گئی تھی۔ ان کی عمر 90 سال تھی۔ حیدرآباد میں تدفین کیے جانے کی ان کی خواہش کے مطابق ان کی میت کو 17 جنوری کو حیدرآباد لایا گیا تھا اور ان کی تدفین مکہ مسجد میں عمل میں آئی تھی۔ مکہ مسجد میں آصف جاہی حکمران، ان کے ارکان خاندان مدفون ہیں۔ مکرم جاہ کے والد پرنس آف برار نواب میر حمایت علی خان اعظم جاہ بہادر آصف جاہی خاندان کے مکہ مسجد میں مدفن آخری شخصیت تھی۔ ان کے بعد ان کے فرزند مکرم جاہ کی اسی تاریخی مکہ مسجد میں تدفین عمل میں آئے تھی۔ اعظم جاہ کا انتقال 1970 میں 63 سال کی عمر میں ہوا تھا۔ مکرم جاہ بہادر ترکی کی خلافت عثمانیہ کے آخری تاجدار سلطان عبدالمجید کے نواسہ ہوتے ہیں۔ مکرم جاہ بہادر کی پیدائش فرانس کے شہر نیس میں 1933 میں ہوئی تھی۔ نواب میر عثمان علی خان نے ان کو اپنا جانشین بنایا تھا۔ 1967 میں ان کے انتقال کے بعد مکرم جاہ بہادر کی مسند نشینی کی تقریب حیدرآباد کے مشہور چومحلہ پیالیس میں ہوئی تھی۔ مکرم جاہ بہادر کافی عرصہ سے استنبول میں تھے۔ ان کی پہلی اہلیہ پرنسس اسری کے بطن سے ان کو ایک لڑکا پرنس عظمت جاہ اور ایک لڑکی پرنسس شیکیا رہیں۔ پرنسس اسری حیدرآباد میں تمام امور اور اثاثہ جات کی دیکھ بھال کررہی تھیں۔ توقع ہے کہ میت میں پرنسس اسری، پرنس عظمت جاہ، پرنسس شیکیا شرکت کریں گے۔ مکرم جاہ بہاد کے دفتر سے جاری ہوئے ایک بیان میں کہا گیا تھا کہ "ہمیں یہ بتاتے ہوئے انتہائی دکھ ہوا ہے کہ حیدرآباد دکن کے آٹھویں نظام نواب میر برکت علی خان والا شان مکرم جاہ بہادر 90 برس کی عمر میں بھارتی وقت کے مطابق 10:30 بجے استنبول، ترکی میں انتقال کرگئے۔" مکرم جاہ بہادر 6 اکتوبر 1933 میں شاہی گھرانے میں پیدا ہوئے تھے۔ دکن حیدرآباد کے ساتویں نظام میر عثمان علی خان بہادر نے مکرم جاہ بہادر کو 8 واں نظام بنایا تھا۔

# بی بی سی کوئی زی نیوز نہیں جو ای ڈی کی دھمکی سے ڈر جائے کے سی آر کا مرکز پر حملہ

## منموہن سنگھ سخت محنت کرتے تھے اور کم بولتے تھے جبکہ پی ایم مودی کا معاملہ اس کے برعکس، قانون ساز اسمبلی میں کے سی آر کا خطاب

حیدرآباد: 12رجنوری (عصر حاضر نیوز) تلنگانہ کے وزیر اعلی کے چندر شیکھر راؤ نے وزیر اعظم نریندر مودی پر حملہ کرتے ہوئے کہا کہ جب وہ 2014 کے پارلیمانی انتخابات میں جیتے تھے، ملک ہار گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ سابق وزیر اعظم منموہن سنگھ سخت محنت کرتے تھے اور کم بولتے تھے لیکن موجودہ وزیر اعظم کا معاملہ بالکل اس کے برعکس ہے۔انہوں نے نرملا سیتا رمن کے 5 ٹریلین سائز کی معیشت کے ہدف کو بھی ایک مذاق قرار دیا۔ کے سی آر نے اتوار کو منعقدہ اسمبلی اجلاس کے دوران ان باتوں کا اظہار کیا۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ وزیر اعظم نے پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے سینہ زوری کے ساتھ اڈانی معاملے پر سوالوں کا جواب دینے سے گریز کیا اور اپوزیشن کو سوالات اٹھانے سے روک دیا۔ کے سی آر نے بی بی سی کی دستاویزی فلم پر پابندی کے معاملے پر بات کرتے ہوئے کہا کہ بی جے پی کی اشونی اپادھیائے نے ملک میں بین الاقوامی خبر رساں ادارے پر پابندی لگانے کے لیے سپریم کورٹ میں مقدمہ دائر کیا ہے ”ایسا گھمنڈ.. کیا آپ کو لگتا ہے کہ بی بی سی زی نیوز ہے جو کہ آپ کی ED جیسی کسی چیز سے ڈر جائے؟“ ۔کے سی آر نے کہا کہ اس طرح کے رویے کو لوگ زیادہ دیر تک برداشت نہیں کریں گے۔” 2024 کے بعد، وہ برباد ہو جائیں گے۔ یو پی اے کی حکمرانی پر پی ایم مودی کے ریمارکس کو مزید نشانہ بناتے ہوئے، انہوں نے اسے ’گمشدہ دہائی‘ قرار دیا، کے سی آر نے اس موضوع پر صحافی پوجا مہرا کی کتاب ’دی لاسٹ ڈیکیڈ‘ 2008-2018 کی سفارش کی اور کہا کہ این ڈی اے کے دورِ حکومت میں ملک کی ترقی خراب ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس کو علم کی لامحدودگی کا سامنا ہے اور وہ ان حقائق کا اظہار کرنے میں ناکام رہی ہے۔کے سی آر نے کاماریڈی ضلع میں راشن کی دکان پر پی ایم مودی کی تصویر کا مطالبہ کرنے پر ایف ایم نرملا سیتا رمن کا مزید مذاق اڑایا۔ ”ملک کے وزیر خزانہ کی لڑائی ایک غریب راشن ڈیلر سے ہوئی۔اس نے اسے دھمکی دی۔انہوں نے کہا پی ایم مودی کی تصویریں کیوں دکھائی جائے؟ ۔کے سی آر نے اس کی وجہ پوچھی کہ مرکز ملک میں مردم شماری کی مشق کیوں نہیں کر رہا ہے۔مردم شماری کا عمل 1871 میں شروع ہوا۔تب سے 2011 تک یہ عمل کبھی رکا نہیں۔ یہاں تک کہ دو عالمی جنگوں کے دوران بھی یہ نہیں رکا۔“ انہوں نے کہا کہ مردم شماری کے ذریعے ہی حکومت کو معلوم ہوتا ہے کہ ملک میں کیا صورتحال ہے۔مرکز ایسا نہیں کر رہا ہے کیونکہ وہ موجودہ صورتحال کو جاننے والے لوگوں سے ڈرتے ہیں۔چیف منسٹر نے کہا کہ بی سی اور ایس سی طبقات سے تعلق رکھنے والے لوگ ذات پات کی بنیاد پر مردم شماری کا مطالبہ کر رہے ہیں۔” اس کی وجہ یہ ہے کہ ایس سی کی آبادی پہلے سے 15 فیصد مقرر کی گئی تھی۔لیکن وثوق کے ساتھ میں کہہ سکتا ہوں کہ اب یہ 17 فیصد سے تجاوز کر گیا ہے۔ کچھ ریاستوں میں یہ 19 فیصد سے بھی تجاوز کر گیا۔

## بی پرکاش مدیراج متفقہ طور پر تلنگانہ قانون ساز کونسل کے نائب صدر نشین منتخب

حیدرآباد 12 فروری (عصر حاضر) بی پرکاش مدیراج متفقہ طور پر تلنگانہ قانون ساز کونسل کے نائب صدرنشین منتخب کئے گئے ہیں۔ کونسل کے

صدرنشین جی سکھیندر ریڈی نے آج اس خصوص میں اعلان کیا جس پر وزیر اعلی کے چندرشیکھر راو نے پرکاش کو مبارکباد پیش کی۔ بعد ازاں وزیر اعلی اور دیگر فلورلیڈرس نے انہیں کرسی صدارت تک پہنچایا۔وزیر اعلی نے انہیں گلدستہ پیش کیا۔ بعد ازاں وزیر اعلی نے پرکاش کے متفقہ طور پر انتخاب پر مسرت کا اظہار کیا۔انہوں نے کہا کہ وہ ماہر تعلیم کے طور پر جانے جاتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ وہ طالب علمی کے دوران سیاست میں سرگرم تھے۔کونسل کے نائب صدرنشین کا عہدہ سنبھالنا فخر کی بات ہے۔انہوں نے کہا کہ تلنگانہ کے عوام کو ان کی خدمات کی بہت ضرورت ہے۔وزیر انفارمیشن ٹکنالوجی کے تارک راماراو نے بھی پرکاش کو مبارکباد پیش کی۔انہوں نے کہا کہ ان کا تجربہ ایوان کے لیے کارآمد ثابت ہوگا۔

## نرمل میں ایک روزہ تفہیم ختم نبوت ورکشاپ

نرمل:12رفروری (سید عبدالعزیز) مفتی نعمان نجیب قاسمی کی اطلاع کے بموجب مجلس تحفظِ ختمِ نبوت ضلع نرمل کے زیرِ اہتمام ایک روزہ تفہیمِ ختمِ نبوت ورکشاپ 25/فروری بروز ہفتہ بعد نمازِ مغرب تا 26/فروری بروز اتوار بعد نمازِ عشاء بمقام مسجدِ مستانیہ اسرا کالونی نرمل منعقد ہو رہا ہے۔جسمیں مجلسِ تحفظِ نبوت تلنگانہ و آندھرا کے اکابر علماء کی تشریف آوری اور ان کے قیمتی بیانات ہوں گے۔اسی سلسلہ میں آج بروز اتوار بعد نمازِ ظہر مسجدِ مستانیہ نرمل میں ایک روزہ ورکشاپ کے پوسٹر کی رسمِ اجراء انجام دی گئی۔اس تقریبِ میں حضرت مولانا عبدالعلیم صاحب قاسمی سرپرست حضرت مولانا مفتی الیاس ثانی قاسمی صدر مجلس تحفظِ ختم نبوت نرمل۔حضرت مولانا شاہد علی مظاہری نائب صدر مجلسِ تحفظ ختم نبوت، حضرت مولانا مفتی خواجہ مدثر علی قاسمی امام وخطیب مسجد مستانیہ۔حضرت مولانا سید عابد حسین قاسمی۔حضرت مولانا اقدس حسامی۔جناب حافظ محمد افتخار الدین مقصود خازن مجلسِ تحفظِ ختم نبوت نرمل اور بھی دیگر علماء کرام ومحلہ والوں کی ایک کثیر تعداد موجود تھی۔ان علماء کرام نے تمام لوگوں سے اور خاص طور پر نوجوانوں سے زیادہ سے زیادہ تعداد شرکت کی گزارش کی ہے۔

## جی ایچ ایم سی حدود میں آشا ورکرس کے 1500 عہدوں کو پُر کرنے جاریہ ماہ نوٹیفکیشن: ہریش راو

حیدرآباد 12 فروری (عصر حاضر) تلنگانہ کے وزیر صحت ہریش راو نے کہا ہے کہ گریٹر حیدرآباد میونسپل کارپوریشن (جی ایچ ایم سی) حدود میں آشا ورکرس کے 1500 عہدوں کو پُر کرنے کے لئے نوٹیفکیشن جاریہ ماہ جاری کیا جائے گا۔ساتھ ہی بستی دواخانوں میں جلد ہی بائیو میٹرک سسٹم

متعارف کروایا جائے گا۔انہوں نے انکشاف کیا کہ بستی دواخانوں سے اب تک ایک کروڑ افراد نے استفادہ حاصل کیا ہے۔وزیر موصوف نے اسمبلی میں بعض ارکان کی جانب سے پوچھے گئے سوالات کا جواب دیتے ہوئے نشاندہی کی کہ غریبوں کی سہولت کے لیے بستی دواخانوں کے کام کے دنوں میں تبدیلی کی جائے گی۔انہوں نے کہا کہ اب یہ دواخانے ہفتہ کو بند رہیں گے اور اتوار کے دن کام کریں گے۔انہوں نے کہا کہ بستی دواخانوں میں لپڈ پروفائل اور تھائرائیڈ جیسے مہنگے ٹسٹ مفت کیے جائیں گے۔مارچ کے آخر تک 134 قسم کے طبی معائنوں کی سہولت ان دواخانوں میں فراہم کر دی جائے گی۔انہوں نے کہا کہ 158 اقسام کی دوائیں ان بستی دواخانوں میں فراہم کی جارہی ہیں۔بستی دواخانوں کے قیام کے بعد عثمانیہ اور گاندھی اسپتالوں کے آوٹ پیشنٹ کے شعبہ کے بوجھ میں کمی ہوئی ہے۔انہوں نے اعلان کیا کہ اپریل میں تمام اضلاع میں نیوٹریشن کٹس تقسیم کی جائیں گی۔ساتھ ہی ضلع میڑچل میں جلد ہی میڈیکل کالج کی منظوری دی جائے گی۔بتدریج تمام اضلاع میں میڈیکل کالجس قائم کیے جائیں گے۔

## منشیات کی روک تھام کے لیے ریاستی حکومت سخت اقدام کرے اسمبلی میں فلور لیڈر اکبر الدین اویسی کا بیان

حیدرآباد 12 فروری (عصر حاضر) آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین پارٹی فلور لیڈر اکبر الدین اویسی نے اتوار کو یہاں تلنگانہ اسمبلی میں ریاست کے نوجوانوں میں منشیات کی عادت اور اس کے تباہ کن اثرات پر روشنی ڈالی۔چندرائن گٹہ کے ایم ایل اے نے ریاستی حکومت سے اپیل کی کہ وہ منشیات کے طور پر

استعمال ہونے والی ادویات اور مصنوعات بشمول وائٹنر ز، کھانسی کے شربت وغیرہ کے استعمال کو روکنے کے لیے فوری اقدامات کرے جو غلط طریقے سے استعمال ہو رہے ہیں۔گانجے کے غلط استعمال پر قابو پانے کے لیے چیف منسٹر کے چندر شیکھر راؤ اور ریاستی پولیس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اکبر الدین اویسی نے کہا،” آج کل نوجوان کھانسی کے شربت خرید رہے ہیں اور انہیں بڑی مقدار میں پی رہے ہیں۔وائٹنر، جو سیاہی کے نشانات کو مٹانے کے لیے استعمال ہوتا ہے، براہ راست کھایا جاتا ہے،‘۔انہوں نے کہا،” میں ریاستی حکومت اور حیدرآباد کے نارکوٹک انفورسمنٹ ڈیپارٹمنٹ سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ منشیات کی اسمگلنگ کا پتہ لگانے اور اس کی روک تھام کے لیے انٹیلی جنس پیدا کریں۔“ اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ یہ ایک سنگین مسئلہ ہے، انہوں نے کہا کہ آندھرا پردیش کے نارکوٹک ڈرگ ڈپارٹمنٹ کی طرف سے تیار کردہ ایک حالیہ رپورٹ میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ منشیات کے عادی افراد میں سے 40 فیصد کو جبری اور بلیک میل کیا جاتا ہے تاکہ وہ پیڈلرز اور کیریئر بنیں۔رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ منشیات کی روک تھام کے دوران، منشیات کے محکمے نے پایا کہ تلنگانہ میں 3200 کروڑ روپے اور آندھرا پردیش میں 2400 کروڑ روپے۔اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ڈرگ مافیا کروڑوں روپے کا ہے، جو ہمارے نوجوانوں کا مستقبل خراب کر رہا ہے،“ ۔اکبر الدین اویسی نے اس بات کی بھی نشاندہی کی کہ فارمیسی کھولنے کے قوانین کو سخت ہونا چاہیے۔انہوں نے کہا کہ” اس میں کوئی گفت وشنید کا اصول نہیں ہونا چاہیے کہ اس معاملے کے لیے کوئی کھانسی کا سیرپ یا کوئی دردکش دوا کسی مناسب ڈاکٹر کے نسخے کے بغیر نہ دی جائے۔“

## نارائن پیٹ ضلع کے عازمین حج کے لیے اہم اطلاع

نارائن پیٹ: 12/فروری (نامہ نگار) جناب امیر الدین ایڈوکیٹ صدر حج سوسائٹی ضلع نارائن پیٹ نے ایک پریس نوٹ جاری کرتے ہوئے کہا کہ جمیع مسلمانان ضلع نارائن پیٹ و عازمین حج و زیارت حرمین شریفین کو یہ خوشخبری دی جاتی ہے کہ الحمدللہ اب کی مرتبہ نارائن پیٹ ضلع کے لیے علیحدہ کوٹہ مختص کر دیا گیا ہے،10/فروری بروز جمعہ سے حج کمیٹی آف انڈیا، نے اپنی آفیشل ویب سائٹ پر، حج 2023, کیلئے فارم داخل کرنے کا آپشن کھول دیا گیا ہے،اور عازمین حج بیت اللہ کی درخواستیں وصول کی جارہی ہیں، اور یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ فارمس داخل کرنے کی آخری تاریخ 10/مارچ ہے، اسی لئے نارائن پیٹ ضلع سے تعلق رکھنے والے جو حضرات حج کے مقدس و بابرکت سفر کا عزم وارادہ رکھتے ہوں، ان سے گذارش ہے کہ وہ جلد از جلد اپنا فارم داخل کر دیں، اور ضلع کے خانہ میں نارائن پیٹ ڈسٹرکٹ لکھیں.فارم کے ساتھ یہ چیزیں مطلوب ہیں *موبائیل نمبر * پاسپورٹ *تازہ فوٹوز * بنک پاس بک کا کور ہیڈ* بلڈ گروپ کی رپورٹ نوٹ: سال حال فارم کے ادخال کے ساتھ کوئی رقم نہیں لی جارہی ہے۔

## تلنگانہ میں دیہی منظر نامہ تبدیل ہوا: دیا کر راو

حیدرآباد 12 فروری (عصر حاضر) تلنگانہ کے وزیر پنچایت راج ای دیا کر راو نے واضح کیا ہے کہ ریاست کی حکمران جماعت بی آر ایس کے دور حکومت میں ریاست کا دیہاتوں کی صورت گری ہوئی ہے اور دیہی منظر نامہ تبدیل ہو گیا ہے۔انہوں نے اسمبلی میں دیہی ترقی اور آر ڈبلیو ایس اسکیم پر بعض ارکان کی جانب سے پوچھے گئے سوالات کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ محکمہ پنچایت راج کو 31 ہزار کروڑ کا بجٹ دیا گیا ہے۔اتنی بڑی رقم کبھی بھی تجویز نہیں کی گئی ہے۔اپوزیشن جماعتوں کے لیڈروں کو بھی دیہاتوں کے حالات کے بارے میں سوچنا چاہئے۔

## تلنگانہ میں کانگریس برسر اقتدار آئے گی: ریونت ریڈی

حیدرآباد 12 فروری (عصر حاضر) صدر تلنگانہ کانگریس ورکن پارلیمنٹ ریونت ریڈی نے دعوی کیا ہے کہ جاریہ سال ہونے والے ریاستی اسمبلی کے انتخابات میں کانگریس کامیابی حاصل کرے گی۔انہوں نے ضلع کھمم کے اندل وائی میں اپنی ہاتھ سے ہاتھ جوڑو یاترا کے موقع پر واضح کیا کہ ریاست میں کانگریس کے برسر اقتدار آنے کے بعد ہر فصل کی خریداری کرتے ہوئے درمیانی افراد کے طریقہ کار کو ختم کیا جائے گا۔ساتھ ہی ہر بے گھر غریب کو پانچ لاکھ روپئے کے صرفہ سے اندرما مکان فراہم کیا جائے گا۔انہوں نے نشاندہی کرتے ہوئے کہا کہ بی سی، ایس سی، ایس ٹی طبقات سے تعلق رکھنے والے افراد کے بچوں کو سرکاری خرچ پر تعلیم کا انتظام کروایا کرتے ہوئے ڈاکٹرس، وکلا، انجینئرس، آئی اے ایس، آئی پی ایس، آئی ایف ایس بنانے کے بہتر مقصد کے ساتھ فیس باز ادائیگی کی اسکیم کانگریس کے دور حکومت میں شروع کی گئی تھی تاہم موجودہ بی آر ایس حکومت نے اس اسکیم کی فیس روک دی ہے۔کانگریس حکومت اس اسکیم کے فیس کے بقایہ جات ادا کرنے کی ذمہ داری قبول کرے گی۔

## اسکراپ کے گودام میں دھماکہ۔8افراد جھلس گئے

حیدرآباد 12 فروری (عصر حاضر) شہر حیدرآباد کے گگن پہاڑ، شمس آباد کے ایک اسکراپ کے گودام میں ہوئے دھماکہ میں 8افراد جھلس گئے۔یہ واقعہ ہفتہ کی شب پیش آیا۔پولیس کے مطابق اس اسکراپ گودام کو دواساز کمپنیوں سے لائے گئے سامان کے ذخیرہ کے

لئے استعمال کیا جاتا تھا جہاں پر ان اشیا کو الگ الگ کرنے کا کام کیا جاتا تھا۔یہ بات واضح نہیں ہوسکی کہ یہ دھماکہ کیسے ہوا۔اس دھماکہ کے وقت گودام میں موجود 8ورکرس جھلس گئے جن کو علاج کے لئے فوری طور پر اسپتال منتقل کر دیا گیا۔پولیس نے کہا کہ اس واقعہ کی وجہ معلوم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔اس دھماکہ کے ساتھ ہی آگ لگ گئی جس کو بجھانے کے لئے فائر بریگیڈ کو طلب کیا گیا۔کلوز ٹیم اور بی ڈی کے ماہرین کی ٹیم بھی وہاں پہنچ گئی اور نمونے جمع کئے۔

## مجلس رکن بلدیہ کا دورہ اقلیتی اقامتی اسکول بوائز نارائن پیٹ

نارائن پیٹ: 12رفروری (اسٹاف رپورٹر) مجلس اتحاد المسلمین نارائن پیٹ کے رکن بلدیہ محمد تقی چاند وٹاؤن صدر مجلس نے نارائن پیٹ کے اقلیتی اقامتی اسکول بوائز کا دورہ کیا۔ انہوں نے اس دوران طلباء سے تعلیم کے متعلق معلومات حاصل کی اور طلباء کو دی جانے والی غذا کے متعلق بھی معلومات حاصل کی۔ بعد ازاں انہوں نے طلباء سے بات چیت کرتے ہوئے اچھی طرح تعلیم حاصل کرنے کی تلقین کی۔انہوں نے کہا کہ ریاست تلنگانہ میں اقلیتی اقامتی جونیئر کالج و اسکول چلائے جارہے ہیں جس سے مسلمانوں کے لڑکے لڑکیوں کو کافی فائدہ حاصل ہو رہا ہے۔اس موقع پر پرنسپل اسکول خواجہ محبوب خان بھی موجود تھے۔

# میریج ایکٹ کے تحت گرفتاری کے خوف سے آسام میں خودکشی کے واقعات

ریاست آسام کے رہائشی خالد الرشید بولنے سے پہلے ہی پھوٹ پھوٹ کر رو پڑے۔ انہوں نے بتایا کہ ان کی 23 سالہ بیٹی کلثوم نے 4 فروری کو اپنی جان لے لی۔ چار بچوں میں سب سے بڑی کلثوم کی 14 برس کی عمر میں شادی کر دی گئی تھی۔ 2020 میں کووڈ کے سبب شوہر کی وفات کے بعد وہ اپنے دو بچوں کے ساتھ اپنے والدین کے گھر رہنے آ گئی۔ خالد نے بتایا کہ سب کچھ ٹھیک چل رہا تھا لیکن جب اس نے پچھلے ہفتے کم عمری کی شادیوں کے خلاف حکومتی کارروائی کے تحت گرفتاریوں کے بارے میں سنا تو گھبرا کر خودکشی کر لی۔ جمعے کو کلثوم نے اپنے والد سے میرج سرٹیفیکیٹ کے بارے میں پوچھا تھا۔ وہ بتاتے ہیں 'میں نے اس سے کہا کہ اس کا شوہر اب زندہ نہیں ہے، اسے پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔ لیکن کلثوم کو ڈر تھا کہ پولیس اس کے والدین کو گرفتار کر لے گی۔ خالد کہتے ہیں 'اس نے ہمیں بچانے کی خاطر خود اپنی جان لے لی۔' آسام میں سینکڑوں خواتین اپنے رشتہ داروں کی گرفتاریوں کے بعد سے احتجاج کر رہی ہیں۔ گرفتار کیے گئے افراد میں نابالغ لڑکیوں کے شوہر، ان کے رشتے دار، شادی کرانے والے قاضی، پنڈت اور ان کے معاونین شامل ہیں۔ ریاست کے وزیر اعلی نے کہا ہے کہ نابالغ بچوں اور بچیوں کی شادی کے خلاف یہ مہم جاری رہے گی۔ اطلاعات کے مطابق پولیس کے پاس ایسے کم از کم 8100 افراد کے خلاف شکایت درج ہے۔ انڈیا میں شادی کے لیے قانونی طور پر لڑکی کی عمر 18 اور لڑکے کی 21 برس ہونا لازمی ہے۔ ریاستی حکومت نے دو برس کے دوران ہونے والی شادیوں اور حاملہ عورتوں کے اعداد و شمار جمع کرنے کے بعد یہ مہم شروع کی ہے۔ خاتون، سات ماہ کی حاملہ ہیں اور ان کے شوہر بھی ان ڈھائی ہزار مردوں میں شامل ہیں جنھیں گزشتہ دس برسوں میں اٹھارہ برس سے کم عمر لڑکیوں سے شادی کرنے کے الزام میں گزشتہ دنوں پولیس نے گرفتار کر لیا تھا۔ ریاستی حکومت کا کہنا ہے کہ وہ کم عمری کی شادیوں کے غیر قانونی عمل کو مکمل طور پر ختم کرنا چاہتی ہے۔ لیکن خاتون جیسی ہزاروں عورتیں جن کے شوہر پولیس حراست میں ہیں، بے یار و مددگار محسوس کر رہی ہیں۔ شادی سے قبل خاتون کی زندگی آسان نہیں تھی لیکن شادی کے بعد زندگی میں کئی مثبت تبدیلیاں آئیں تھیں۔ خاتون آٹھ برس کی تھیں جب ان کے والد نے دوسری شادی کر لی تھی۔ چند ماہ بعد ہی ان کی والدہ بھی انھیں ایک چھوٹے سے گاؤں میں ان کی پھوپھی کے پاس چھوڑ کر چلی گئیں۔ خاتون کہتی ہیں 'وہاں میری زندگی بہت مشکل تھی۔ میرے ساتھ اس گھر میں ایسا سلوک ہوتا تھا جیسے میں بوجھ تھی۔' گزشتہ برس ان کی پھوپھی کے خاندان نے ان کی شادی کرانے کا فیصلہ کیا۔ جس وقت ان کی شادی ہوئی وہ محض سترہ برس کی تھیں اور بے پناہ ڈری ہوئی تھیں۔ خاتون بتاتی ہیں 'ہمیں ہمیشہ بتایا جاتا ہے کہ ہماری آنے والی زندگی کیسی ہوگی، اس کا انحصار اس بات پر ہے کہ ہمیں کیسا شوہر ملے گا۔ میں کم عمر تھی اور اس بات سے خوفزدہ تھی کہ اگر میرا شوہر برا شخص نکلا تو کیا ہوگا۔' لیکن یعقوب علی ایسے نہیں نکلے۔ خاتون کی شادی یعقوب سے ہوئی جو کہ ایک کاشتکار ہیں۔ وہ خاتون کے حق میں ایک بے حد رحم دل شخص ثابت ہوئے۔ خاتون بتاتی ہیں 'ہم غریب ہیں، ہمارے پاس زیادہ کچھ نہیں لیکن ہم کم از کم پرسکون زندگی جی رہے تھے۔' لیکن یہ خوشیاں زیادہ دن ان کے پاس نہیں رکیں۔ 4 فروری کو علی کو ان کے گھر سے گرفتار کر لیا گیا۔ ان کے خلاف الزام ہے کہ جس وقت انھوں نے خاتون سے شادی کی اس وقت خاتون نابالغ تھیں۔ ایک ہفتہ گزر گیا لیکن علی اب بھی پولیس کی حراست میں ہیں۔ خاتون سات ماہ کی حاملہ ہیں اور گرفتاری کے بعد سے اپنے شوہر سے مل نہیں سکی ہیں۔ وہ پوچھتی ہیں 'میں کہاں جاؤں؟ وہ ہی میرا واحد سہارا ہیں۔ میں اور میرا بچہ بھوک سے مر جائیں گے۔' خاتون اور ان جیسی دیگر خواتین ان اقدامات کو ان کی زندگیوں میں ظالمانہ مداخلت کے طور پر دیکھتی ہیں۔ گرفتار ہونے والے افراد بیشتر غیر تعلیم یافتہ اور غریب طبقے کے افراد ہیں۔ ان کے خاندان روزی روٹی کے لیے ان پر انحصار کرتے ہیں۔ سوشل میڈیا پر ایسی متعدد ویڈیوز سامنے آ رہی ہیں جس میں متاثرہ خاندانوں کی خواتین کو پولیس سٹیشن کے باہر احتجاج کرتے دیکھا جا سکتا ہے۔ علی جیسے ہزاروں مردوں کو کم عمری میں شادی کرنے کے خلاف قانون کے تحت گرفتار کیا گیا ہے۔ ان پر الزام ہے کہ انہوں نے چودہ سے اٹھارہ برس کی لڑکیوں سے شادیاں کیں۔ اس قانون کے تحت نابالغ لڑکی سے شادی کے جرم میں دو سال سزا اور جرمانہ دینا پڑ سکتا ہے۔ جن افراد کی شادی 14 برس سے کم عمر کی لڑکی سے ہوئی انھیں تعزیرات ہند کے انتہائی سخت قانون پاکسو کے تحت گرفتار کیا گیا ہے جس کے تحت سات برس تک قید یا عمر قید کی سزا بھی ہو سکتی ہے۔ ایسے معاملوں میں ضمانت بھی ممکن نہیں۔ جن ڈھائی ہزار افراد کو گرفتار کیا گیا ہے ان میں بیشتر مسلمان ہیں۔ آسام کے وزیر اعلیٰ ہیمنت بسوا شرما نے اس اقدام کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ 'یہ ایک غیر جانبدار اور سیکولر ایکشن ہے۔ اس میں کسی مخصوص برادری کو نشانہ نہیں بنایا گیا ہے۔' انھوں نے اتوار کو ایک ٹی وی انٹرویو میں بتایا کہ اب تک جنھیں گرفتار کیا گیا ہے ان میں 58 فی صد مسلمان اور 42 فیصد ہندو ہیں۔ انڈیا میں مسلم پرسنل لا بلوغت کے بعد کبھی بھی لڑکی کی شادی کی اجازت دیتا ہے۔ جبکہ انڈیا کا چائلڈ میرج ایکٹ اٹھارہ سے کم عمر لڑکی کی شادی کی اجازت نہیں دیتا۔ ان گرفتاریوں کے بعد پرسنل لا اور چائلڈ میرج ایکٹ میں تنازع کو عدالت عظمیٰ میں چیلنج کیا جا رہا ہے۔ تھنک ٹینک ودھی لیگل کے ریسرچ ڈائریکٹر ڈاکٹر ارگھیا سین گپتا کا کہنا ہے کہ 'ایسی مثالیں موجود ہیں جہاں سپیشل لا کو کسی مذہب کے پرسنل لا کے اوپر ترجیح دی جاتی ہے۔' لیکن ساتھ ہی وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ اس صورت حال میں متاثرین کے ساتھ حالات کی ناانصافی کو بھی دھیان میں رکھا جانا چاہیے۔ انھوں نے کہا 'مسلم پرسنل لا لڑکیوں کو بلوغت پر پہنچنے کے بعد اپنی مرضی سے کسی سے بھی شادی کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ اس لیے اب اچانک ان کے شوہر کو اس بات کے لیے جیل میں بند کر دینا جو کبھی ان کی نظر میں غلط تھی ہی نہیں، بھلے قانونی طور پر غلط ہو لیکن ان کے ساتھ ناانصافی ہو سکتی ہے۔' ہیمنت بسوا شرما کہتے ہیں کہ ان کی حکومت کم عمری میں شادیوں کے خلاف ہے، ان کا ہدف کوئی خاص برادری نہیں۔ لیکن ناقدین کا کہنا ہے کہ یہ گرفتاریاں بھارتی جنتا پارٹی کی جانب سے پسماندہ اقلیتوں کو دبانے کی ایک اور کوشش ہے، خاص طور پر بنگالی بولنے والے مسلمان۔ ماہرین کا خیال ہے کہ اس قسم کی گرفتاریوں کے نتیجے میں لوگ چھپ کر شادیاں کرنے لگیں گے۔ ایسے میں ان کا پتا چلنا اور بھی زیادہ مشکل ہو گا۔ ایمسٹرڈیم کی ورائیہ یونیورسٹی میں لیکچرر اور ریسرچر ڈاکٹر عبدالکلام آزاد کہتے ہیں 'کم عمری میں شادی مذہبی سے زیادہ ایک سماجی خرابی ہے، اور اس کی جڑیں غربت اور پدرانہ نظام میں ہیں۔' انہوں نے کہا 'برادریوں کی سماجی اور معاشی ترقی کے ذریعے ہی اس عمل کو صحیح معنی میں ختم کیا جا سکتا ہے۔ کسی ایک برادری کو واضح طور پر ہدف بنا کر نہیں۔' غیر قانونی ہونے کے باوجود انڈیا کے مختلف علاقوں میں کم عمری میں شادیاں عام ہیں۔ اس کی اہم وجہ پدرانہ نظام، تعلیم کی کمی اور غربت ہے۔ تاہم ان میں سے بہت کم ہی معاملوں کے خلاف رپورٹ درج کرائی جاتی ہے۔ ڈاکٹر کلام کہتے ہیں کہ آسام میں زیادہ تر کم عمری کی شادیاں پسماندہ طبقے میں دیکھنے کو ملتی ہیں، لیکن انہیں کم کرنے کے لیے حالیہ برسوں میں ایک بڑی سماجی مہم بھی چلی ہے۔ اب حکومت کی طرف سے اس قسم کی سختی اس مہم کو کمزور کر سکتی ہے۔ انہوں نے کہا 'ہمارا سماج اس قدر تقسیم ہو چکا ہے کہ اس قسم کے ظالمانہ اقدامات کی لوگ حمایت کرنے لگے ہیں۔' عبدالزمان ایک وکیل ہیں اور آسام کے ڈھبری ضلع میں آٹھ خواتین مظاہرین کا کیس لڑ رہے ہیں۔ ڈھبری مسلم اکثریت والا علاقہ ہے جہاں سے سب سے زیادہ گرفتاریاں کی گئی ہیں۔ زمان کہتے ہیں 'ایک عام تاثر یہ ہے کہ کم عمری میں شادی کرنا مسلم سماج کا مسئلہ ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ڈھبری میں کم عمری میں شادیاں اس لیے زیادہ ہوتی ہیں کیوں کہ یہ آسام کے سب سے غریب اضلاع میں سے ایک ہے جہاں بیشتر خاندانوں کے پاس تعلیم نہیں ہے، نہ کہ اس لیے کہ یہاں مسلمان رہتے ہیں۔' ان کا الزام ہے کہ حکومت خواتین کی زندگیاں داؤ پر لگا کر ایک سماجی مسئلے کو مذہبی رنگ دے رہی ہے۔ حالانکہ اس کارروائی میں مسلمان ہی نہیں ہندو بھی گرفتار کیے گئے ہیں لیکن زمان کا دعویٰ ہے کہ انہیں ضمانت دینے میں بھی تفریق برتی جا رہی ہے۔ انھوں نے بتایا 'مجولی میں اکثریت قبائلی برادیوں کی ہے۔ وہاں چوبیس افراد کو ایک دن کے اندر ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔ جب ہم نے انھیں دلائل کے ساتھ مسلمان مردوں کی ضمانت کا مطالبہ کیا، تو انہیں ضمانت نہیں دی گئی۔' بی بی سی نے مجولی میں ضمانت پر رہا ہونے والوں کے کاغذات دیکھے۔ ضمانت کے آرڈر پر لکھا ہے کہ انہیں 'مبہم اور ناکافی بنیادوں' پر گرفتار کیا گیا تھا۔ زمان کہتے ہیں کہ حکومت نے متاثرہ خواتین کی مشکل کم کرنے کے لیے انھیں ہرجانے کی رقم ادا کرنے کا اعلان کیا ہے، لیکن اس سے ان کی تکلیف کم نہیں ہوگی بلکہ بڑھے گی۔ خاتون کو بھی یہ سوال پریشان کرتا ہے کہ 'کسی شوہر اور اس کی اہلیہ کے درمیان جذباتی بندھن کا کیا؟ حکومت خواتین کو اس کی تلافی کیسے کرے گی؟ وہ پوچھتی ہیں 'کیا عورت کی زندگی سے تکلیف کبھی ختم نہیں ہوگی؟'

## اظہار رائے

مراسلہ نگار کی رائے سے ادارہ کا اتفاق ضروری نہیں

### نفاق کے چلن کے باوجود مامون و مطمئن کیسے؟

مشرکین کے تفصیلی تذکرہ اور شرک کی بھرپور مذمت کے بعد قرآن نے اگر کسی کا تفصیلی تذکرہ کیا ہے تو وہ ہیں منافقین۔ قرآن مجید نے نفاق کی خوب مذمت کی ہے اور منافقین کے اعمال و کردار کو کھول کھول کر بیان کیا، پڑھنے لگے تو خود اپنے سلسلے میں ڈر لگنے لگتا ہے۔ یوں بھی کون ہے جسے اپنے سلسلے میں نفاق کا خوف نہ ہو۔ امام احمد سے پوچھا گیا کہ جو شخص اپنے آپ پر نفاق سے نہ ڈرتا ہو اسکے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ فرمایا وہ کون ہے جو اپنے سلسلے میں نفاق سے مامون و مطمئن ہو، حضرت عمرؓ جیسے صحابی جن سے شیطان بھاگتا ہو وہ بھی اپنے سلسلے میں حضرت حذیفہؓ سے پوچھا کرتے تھے۔ حضرت حنظلہؓ بس ذرا سی استحضار کی کیفیت تبدیل ہونے پر نافق حنظلہ کہتے ہوئے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو گئے۔ آج تو منافقانہ رویے عام ہیں، مداہنت عام بات ہے، اعمال نفاق کا چلن ہے پھر بھی ہم مامون و مطمئن ہیں۔

ضرورت ہے کہ منافقین کے کردار و اعمال اور رویوں کو کھول کھول کر بیان کیا جائے تاکہ لوگ آئینہ دیکھ سکیں اور بچ سکیں، قرآن کے تفصیلی بیان کی وجہ یہی ہے کہ امت مسلمہ آگاہ ہو جائے اور ان کی روش سے بچ سکے۔ اسکے برخلاف ہم بڑی آسانی سے علامات نفاق کا ذکر کر کے آگے بڑھ جاتے ہیں، ٹھیک ہے ہم کسی پر منافق ہونے کا حکم نہیں لگا سکتے، اسکا جواز ہے نہ ہم اسکے مکلف اور نہ دل کا حال جاننے کا کوئی ذریعہ۔ لیکن منافقانہ رویے تو عام ہیں، منافقانہ کردار اور نمونے تو ہر دور میں ہوتے ہیں، قرآن کا خطاب بھی ہر دور کے لیے ہے۔ اس لیے اعمال نفاق اور منافقانہ روش کی صراحت سے نشاندہی کی جانی چاہیے تاکہ لوگ جان سکیں عہد نبوی کے منافقین کا یہی کردار تھا، یہی روش تھی وہ یہی سب کرتے تھے جسکے سبب مطعون و ملعون قرار پائے اور رہتی دنیا تک کے لیے ان کے دوغلے پن کو عام کر دیا گیا۔

ط۔ ایوبی

### تلنگانہ اسپیکر اسمبلی سرینواس ریڈی کا قابل تحسین عمل

تمام اردو اخبارات کی سرخیاں پڑھ کر اور اسپیکر اسمبلی کی تصویر جس میں وہ اپنے مسلم دوست کی میت کو کاندھا دیئے اور ممکن ہے مرحوم کی روح بھی خوش ہوئی ہوگی۔ واللہ اعلم۔ یہ سو فیصد گنگا جمنی تہذیب کی مثال ہے۔ ویسے یہ تمام ہندوستانیوں کو اس طرح کا سبق سکھایا جاتا ہے اور ہمیں یاد ہے کہ ہم بچپن میں جس علاقے میں قیام پزیر تھے وہ علاقہ دو حصوں میں تقسیم تھا ایک طرف مسلمان رہتے تھے اور دوسری طرف ہندو اور بیچ میں کھلا میدان تھا وہ لوگ ہماری عید و تقاریب میں خوشی خوشی شرکت کرتے اور ہم لوگ ان کی تقاریب میں شرکت کرتے تھے ویسے فی الوقت بھی جس علاقے میں قیام پزیر ہیں پڑوس میں ہندو رہتے ہیں اور کبھی بھی ایسا محسوس نہیں ہوا کے ان کی ذہنیت فرقہ وارانہ منافرت کی ہو۔ ہندو خواتین خاص کر فجر کی نماز اور مغرب کی نماز کے بعد اپنے بچوں کو لیکر عقیدت و احترام کے ساتھ دعا پڑھانے آتے ہیں۔ ان کی تقاریب کے دوران بکرا اور مرغی مسلمانوں سے ذبح کرواتے ہیں اور عید الاضحی کے وقت قربانی کا گوشت احترام کے ساتھ لیتے ہیں۔ اخباری اطلاعات اور زمینی حقائق سے یہ اطلاعات موصول ہو رہی ہیں کہ جب سے یہ منحوس حکومت اقتدار میں آئی اتر پردیش، مدھیہ پردیش، راجستھان اور کئی بی جے پی کے زیر اثر علاقوں میں حالات سنگین ہیں اور لو جہاد کے نام پر غریب مسلمانوں پر تشدد کیا جا رہا ہے جنہیں حکومت کی پشت پناہی حاصل ہے جبکہ سیلیبریٹیز باضابطہ اعلان کر کے دو، دو تین، تین شادیاں کرتے ہیں اور گودی میڈیا یہ خبریں خوشی خوشی نشر کرتی ہیں۔ اسپیکر اسمبلی کی اپنے دوست کے انتقال پر اسمبلی کا سیشن چھوڑ کر کے ہیلی کاپٹر کے ذریعہ جنازہ میں میں شرکت کرنا اور لواحقین کو پرسہ دینا اور تدفین مکمل ہونے تک قبرستان میں توقف کرنا انکے اخلاق بتلاتے ہیں اسلئے ہم انہیں مبارکباد دیتے ہیں اور توقع کرتے ہیں کہ لواحقین کی مدد کریں گے ویسے ۹۸ فیصد ہندوستانی عوام ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک اور خوشی میں خوش ہوتے ہیں اور ۲ فیصد شر پسند ذہنیت رکھنے والے ماحول کو خراب کئے ہوئے ہیں۔

سید اسحاق۔ الخبر سعودیہ عربیہ

### اگرچہ بت ہیں جماعت کی آستینوں میں

خودی کا سر نہاں لا الہ الا اللہ
خودی ہے تیغ فساں لا الہ الا اللہ
یہ دور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے
صنم کدہ ہے جہاں لا الہ الا اللہ
کیا ہے تو نے متاع غرور کا سودا
فریب سود و زیاں لا الہ الا اللہ
یہ مال و دولت دنیا یہ رشتہ و پیوند
بتان وہم و گماں لا الہ الا اللہ
خرد ہوئی ہے زمان و مکاں کی زناری
نہ ہے زماں نہ مکاں لا الہ الا اللہ
یہ نغمہ فصل گل و لالہ کا نہیں پابند
بہار ہو کہ خزاں لا الہ الا اللہ
اگرچہ بت ہیں جماعت کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الہ الا اللہ

علامہ اقبال

## تیرہ ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے گورنروں اور لیفٹیننٹ گورنروں کے تبادلے

نئی دہلی، 12 فروری (ایجنسیز) صدر دروپدی مرمو نے اتوار کو مختلف ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے گورنروں کے عہدوں میں ردوبدل کیا۔ دریں اثنا، مہاراشٹر کے گورنر بھگت سنگھ کوشیاری اور لداخ کے لیفٹیننٹ گورنر رادھاکشن ماتھر نے آج اپنے عہدوں سے استعفیٰ دے دیا۔ صدر جمہوریہ نے ان کے استعفے منظور کر لیے ہیں۔ چھتیس گڑھ کی گورنر انسوئیا اوئیکی کو منی پور کی ذمہ داری دی گئی ہے اور ان کی جگہ آندھرا پردیش کے گورنر بی بی ہری چرن کو مقرر کیا گیا ہے۔ لیفٹیننٹ جنرل کیولیا تریوکرم پرنائک کو اروناچل پردیش، لکشمن پرساد اچاریہ سکم، سی پی رادھا کرشنن جھارکھنڈ، شیو پرتاپ شکلا ہماچل پردیش، گلاب چند رکٹاریہ آسام اور جسٹس (ریٹائرڈ) ایس عبدالنذیر کو آندھرا پردیش کا گورنر مقرر کیا گیا ہے۔ اسی طرح ایل گنیشن (منی پور) کو ناگالینڈ کا گورنر، فاگو چوہان (بہار) کو میگھالیہ کا، راجندر وشواناتھ ارلیکر (ہماچل پردیش) کو بہار، رمیش بیس (جھارکھنڈ) کو مہاراشٹر کا، بریگیڈیئر بی ڈی مشرا (اروناچل پردیش) کو لداخ کا گورنر بنایا گیا ہے یہ تقرریاں گورنروں کے عہدہ سنبھالنے کی تاریخ سے ہی لاگو ہوں گی۔

## رمیش بیس مہاراشٹر کے نئے گورنر مقرر

ممبئی، 12 فروری (ذرائع) مہاراشٹر کے گورنر بھگت سنگھ کوشیاری نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ صدر دروپدی مرمو نے اتوار کو ان کا استعفیٰ قبول کرلیا اور ان کی جگہ رمیش بیس کو مہاراشٹر کا گورنر مقرر کیا گیا ہے۔ محترمہ مرمو نے رمیش بیس کو مہاراشٹر کا گورنر مقرر کیا ہے۔ مسٹر بیس اس سے پہلے جھارکھنڈ کے گورنر تھے۔ صدر نے مسٹر کوشیاری کے ساتھ ساتھ لداخ کے لیفٹیننٹ گورنر رادھا کرشنن ماتھر کا استعفیٰ بھی قبول کرلیا ہے۔ ان کے علاوہ صدر نے 13 ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں بڑی تبدیلیاں کی ہیں۔ واضح رہے کہ مہاراشٹر کے چھترپتی شیواجی مہاراج اور دیگر عظیم شخصیات کے بارے میں ان کے ریمارکس پر حالیہ تنازعہ کے بعد اپوزیشن جماعتوں نے مسٹر کوشیاری کے استعفیٰ کا مطالبہ کیا تھا۔ ریاست میں شیوسینا (ادھو بالا صاحب ٹھاکرے)، کانگریس اور نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (این سی پی) سمیت مہاراشٹر میں اپوزیشن جماعتوں نے ان کے متنازعہ تبصروں کے لیے ان کے استعفیٰ کا مطالبہ کیا۔ مسٹر کوشیاری نے گزشتہ ماہ وزیر اعظم نریندر مودی سے اعلیٰ عہدہ چھوڑنے کی خواہش ظاہر کی تھی۔

## مجھے امید ہے کہ نئے گورنرس بی جے پی کی کٹھ پتلی نہیں بنیں گے: جینت پاٹل

ممبئی، 12 فروری (ذرائع) مہاراشٹر میں نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کی ریاستی اکائی کے صدر اور آبی وسائل کے سابق وزیر جینت پاٹل نے اتوار کو امید ظاہر کی کہ ریاست کے نئے گورنر رمیش بیس بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی کٹھ پتلی نہیں بنیں گے۔ مسٹر پاٹل نے کہا کہ عظیم شخصیات کی توہین کی اور آئین کے خلاف کام کرنے والے اور غیر آئینی حکومت کو حلف دلانے والے لوگوں کی وجہ سے گورنر کے عہدہ کا وقار اور فخر کو داغدار ہوا ہے۔ صدر جمہوریہ دروپدی مرمو کی جانب سے گورنر بھگت سنگھ کوشیاری کا استعفیٰ قبول کرنے اور

رمیش بیس کو ریاست کا نیا گورنر مقرر کرنے کے بعد مسٹر پاٹل نے اپنے ٹویٹ میں کہا کہ مہا وکاس اگھاڑی نے حکومت سے گورنر کو تبدیل کرنے کا مطالبہ کیا تھا، اسی لیے ہم مہاراشٹر کے نئے گورنر کا خیر مقدم کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ نئے گورنر پچھلے گورنروں کی طرح بی جے پی کی کٹھ پتلی نہیں بنیں گے۔ مسٹر پاٹل نے ریاست کی عظیم شخصیات چھترپتی شیواجی مہاراج، مہاتما جیوتی با- ساوتری مائی پھولے، راج رشی شاہو مہاراج اور ڈاکٹر باباصاحب امبیڈکر کی تعریف کی۔

## مودی نے بوہرہ فرقہ کی ستائش کی

### ملک کی ترقی اور گجرات میں پانی کی قلت دور کرنے کیلئے فرقہ کا اہم رول رہا

ممبئی، 12 فروری (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے بوہرہ فرقہ کی ستائش کی ہے اور کہا کہ، بوہروں نے ملک کی ترقی کے ساتھ ساتھ گجرات میں پانی کی قلت دور کرنے کیلئے فرقہ کا اہم رول ادا کیا ہے۔ وزیر اعظم کے دورہ کی تفصیل پیش کرتے ہوئے ایک اعلامیہ جاری کرتے ہوئے مودی جی کا شکریہ ادا کیا گیا ہے۔ اس موقع پر مطلع کیا گیا کہ تقدس مآب سیدنا مفضل سیف الدین نے صدر دروازے پر وزیر اعظم کا استقبال کیا، جو کہ 'باب زوویلہ کی طرز پر تعمیر کیا گیا ہے، جو کہ

قاہرہ کے پرانے شہر کا گیٹ وے کہا جاتا ہے، جسے فاطمی ائمہ نے تعمیر کیا تھا، اس صدر دروازے سے وہ کیمپس میں داخل ہوئے۔ انہوں نے انجیر کا درخت لگایا، جو ترقی، تجدید اور علم کے پھلنے پھولنے کی علامت کے طور پر کام کرتا ہے۔ کمیونٹی کے دو نوجوانوں نے وزیر اعظم مودی کو کبوتر پیش کیے، جنہیں امن اور خیر سگالی کے اظہار کے طور پر اڑایا گیا۔ درسگاہ کی تختی کی نقاب کشائی کے بعد اور رسمی طور پر ربن کو کھول کر عربی اکیڈمی کا افتتاح کیا گیا۔ وزیر اعظم کو بوہرہ برادری کی تاریخ، ورثے اور تعلیمی اقدار سے مطلع کرنے کے لیے کیمپس کا دورہ کروایا گیا۔ تقریباً 500 طلباء اور فیکلٹی ممبران پورے کیمپس میں وزیر اعظم کے راستے کے ساتھ مختلف مقامات پر وزیر اعظم کو خوش آمدید کہنے کے لیے موجود رہے۔ وزیر اعظم کو جامعہ میں کھانے کے علاقے میں داؤدی بوہرہ کمیونٹی کے باورچی خانے کا پروگرام دکھایا گیا۔ وہ کمیونٹی کچن پروگرام سے بہت متاثر ہوا، رضا کاروں سے بات چیت کی اور روٹی بیل کر ایک علامتی عمل بھی کیا، داؤدی بوہرہ کمیونٹی کے ارکان میں، جیسا کہ دنیا بھر کی مسلم کمیونٹیز میں، کھانا اللہ کی نعمتوں میں سب سے زیادہ قابل احترام سمجھا جاتا ہے۔ کھانے کے لئے دوسرے کی میزبانی کرنا یا دوسروں کو کھانا فراہم کرنا اعلیٰ ترین اور اعلیٰ ترین اعمال میں سے ایک کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ دوسروں کو کھانا کھلانے کی تحریک ایک پرانی روایت سے پیدا ہوتی ہے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آباؤ اجداد کی طرف سے رکھی گئی تھی اور اسلام کی پوری تاریخ میں فروغ پاتی رہی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ بھوکوں کو کھانا کھلانے سے بڑا کوئی عمل نہیں۔ تقدس مآب کی ہدایات اور رہنمائی کے ذریعے، ایف ایم بی صحت منداور غذائیت سے بھرپور خوراک فراہم کرنے، کمیونٹی بانڈز کو مضبوط بنانے، خواتین کو بااختیار بنانے، خوراک کے ضیاع کو روکنے اور روحانی اور مادی افزودگی کو فعال کرنے پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے خوراک کی حفاظت کو یقینی بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ اس سے قبل انہوں نے آڈیٹوریم کا دورہ کیا، جہاں طلباء نے ان کے ساتھ بات چیت کی۔ اس کے بعد انہوں نے بوہرہ فرقے کی خواتین کے پویلین کا دورہ کیا تاکہ ان کے سماجی اقدامات کے بارے میں جان سکیں۔ ان روایات سے متاثر ہوکر، 52 ویں الداعی المطلق سیدنا محمد برہان الدین نے 2011 میں 'فیض الموائد البرہانیہ' (ایف ایم بی) پروگرام کا آغاز کیا۔ ہر کمیونٹی گھرانے کو دن میں کم از کم ایک صحت بخش اور غذائیت سے بھرپور کھانا فراہم کرنے کے بنیادی مقصد کے ساتھ۔ 10 سال بعد، ایف ایم بی نے بھوک اور غریبوں کو خوراک فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ ضرورت کے وقت امداد اور امدادی سامان فراہم کرنے کے لیے متعدد مسلسل کوششوں کو بھی شامل کیا ہے۔ تقدس مآب سیدنا مفضل سیف الدین نے وزیر اعظم کو ان کے تشکر اور تعریف کی علامت کے طور پر روایتی شال پیش کی۔ اس کے بعد مودی کے ہمراہ کیمپس کے مغربی دروازے پر گئے اور انہیں الوداع کہا گیا۔

# کھیل کی خبریں

## ریال میڈرڈ نے الہلال کو شکست دے کر پانچویں بار

## فیفا کلب ورلڈ کپ جیتا

مراکش، 12 فروری (ایجنسیز) اسپین کے ریال میڈرڈ نے فائنل میچ میں سعودی عرب کے الہلال کو شکست دے کر پانچویں بار فیفا کلب ورلڈ کپ کا خطاب جیت لیا۔ ہفتہ کو فائنل میچ مراکش کے دارالحکومت رباط کے پرنس مولائے عبداللہ اسٹیڈیم میں کھیلا گیا اور جس میں ریال میڈرڈ نے الہلال کو 5-3 سے شکست دی۔ ہسپانوی ٹیم کی جانب سے وینیسئس جونیئر اور فیڈ ویلورڈے نے دو دو گول کیے جبکہ دوسرے ہاف میں کریم بینزیما نے پانچواں گول کیا۔ الہلال کی جانب سے لوسیانو ویٹو اور موسیٰ مریگا نے گول کئے۔ اسپین کے کپتان اینسیلوٹی کی ٹیم شروع سے آخر تک سعودی عرب کے الہلال پر حاوی رہی اور کھیل کے 20 منٹ کے اندر وینی جونیئر اور والورڈے کے دو گول سے میچ میں ابتدائی برتری حاصل کر لی۔ اس کے بعد حریف ٹیم کے کھلاڑی ماریگا نے 26 ویں منٹ میں گول کر کے اسکور کا فرق کم کر دیا تاہم وقفے کے بعد کھیل کے 54 ویں منٹ میں ریال میڈرڈ کے گول اور 58 ویں منٹ میں والورڈے کے گول نے میچ کا رخ اپنی ٹیم کے حق میں موڑ دیا۔ ایک بار پھر مخالف ٹیم نے جوابی وار کیا اور ویٹو نے کھیل کے 64 ویں منٹ میں اپنی ٹیم کے لیے گول کر دیا۔ اس کے بعد ونی جونیئر نے کھیل کے 69 ویں منٹ میں ایک اور گول کر کے اسکور کو 5-3 تک پہنچا دیا لیکن وہ اپنی شکست کو نہ روک سکے۔ ریال میڈرڈ نے گزشتہ روز پانچویں بار فیفا کلب ورلڈ کپ جیتا، اس نے 2014، 2016، 2017 اور 2018 میں بھی یہ خطاب جیتا تھا۔

## رویندر جڈیجہ پر میچ فیس کا 25 فیصد جرمانہ عائد

ناگپور، 11 فروری (ذرائع) ہندوستان کو آسٹریلیا کے خلاف پہلے ٹسٹ جیتنے میں اہم کردار ادا کرنے والے آل راؤنڈر رویندر جڈیجہ پر ہندوستان کے ٹسٹ کے دوران آئی سی سی کے

ضابطہ اخلاق کے لیول 1 کی خلاف ورزی کرنے پر ان کی میچ فیس کا 25 فیصد جرمانہ عائد کیا گیا ہے۔ درحقیقت ٹیسٹ میچ کے پہلے دن جمعرات کو آسٹریلیا کی پہلی اننگز کے 46 ویں اوور میں جڈیجہ اپنی انگلی پر کریم لگاتے ہوئے پائے گئے تھے۔ ویڈیو فوٹیج میں بائیں ہاتھ کے اسپنر نے محمد سراج کی ہتھیلی سے کچھ مادہ لیا اور اسے بائیں ہاتھ کی انگلی پر رگڑا تھا۔ اگرچہ ہندوستانی ٹیم انتظامیہ نے واضح کیا کہ جڈیجہ سوجن کو دور کرنے کے لیے اپنی انگلی پر کریم لگا رہے تھے، لیکن یہ عمل آن فیلڈ امپائرز سے اجازت لیے بغیر کیا گیا تھا۔ جڈیجہ نے اپنا جرم قبول کر لیا تھا جس کے بعد میچ ریفری نے باقاعدہ سماعت کی کوئی ضرورت محسوس نہیں کی۔ جڈیجہ نے کھلاڑیوں اور پلیئر سپورٹ پرسنل کے لیے آئی سی سی کوڈ آف کنڈکٹ کے آرٹیکل 20.2 کی خلاف ورزی کی، جو کھیل کی روح کے خلاف طرز عمل ظاہر کرنے سے متعلق ہے۔ اس کے علاوہ جڈیجہ کے ڈسپلنری ریکارڈ میں ایک ڈیمیرٹ پوائنٹ جوڑا گیا ہے۔ 24 ماہ کے عرصے میں یہ ان کا پہلا جرم تھا۔ میچ ریفری اس بات سے مطمئن تھے کہ کریم صرف طبی مقاصد کے لیے انگلی پر لگائی گئی تھی۔ کریم کو مصنوعی مادے کے طور پر گیند پر نہیں لگایا گیا تھا اور اس کے نتیجے میں گیند کی حالت میں کوئی تبدیلی نہیں آئی، جو کہ آئی سی سی کے کھیلنے کے ضوابط کی خلاف ورزی ہوتی۔ میدان میں موجود امپائر نتن مینن اور رچرڈ ایلنگ ورتھ، تھرڈ امپائر مائیکل گف اور چوتھے امپائر کے این انت پدمنابھن نے جڈیجہ پر یہ الزام لگایا تھا۔ خیال رہے کہ لیول 1 کی خلاف ورزی پر کم از کم آفیشل سرزنش، کھلاڑی کی میچ فیس کا زیادہ سے زیادہ 50 فیصد جرمانہ اور ایک یا دو ڈیمیرٹ پوائنٹس کا انتظام ہے۔

## وزیر کھیل انوراگ ٹھاکر نے سائی لکھنؤ میں ہاسٹل کا افتتاح کیا

لکھنؤ، 12 فروری (عصر حاضر) مرکزی وزیر کھیل انوراگ ٹھاکر نے اتوار کو اسپورٹس اتھارٹی آف انڈیا (ایس اے آئی) لکھنؤ ریجنل سینٹر کی تین نئی تعمیر شدہ عمارتوں، 300 بستروں پر مشتمل ہاسٹل، ائرکنڈیشنڈ ریسلنگ ہال اور اسپورٹس سائنس کے میڈیکل سینٹر کی توسیع کی نقاب کشائی کی۔ اس موقع پر ریاستی اور مرکزی حکومت کے دیگر افسران کے علاوہ ہاؤسنگ اور شہری امور کے وزیر مملکت کوشل کشور اور کھیل کے وزیر مملکت گریش چندر یادو بھی موجود تھے۔ ٹھاکر نے کہا کہ مرکزی حکومت نے پچھلے کچھ سالوں میں لکھنؤ میں سائی علاقائی مرکز پر 40 کروڑ سے زیادہ خرچ کیے ہیں۔ اس سے قبل سنٹر میں تین ہاسٹلز تھے، دو ہاسٹل 80 بستروں پر مشتمل مرد اور خواتین کھلاڑیوں کے لیے اور ایک 100 بستروں کا ہاسٹل قومی کیمپ کے کھلاڑیوں کے لیے تھا لیکن اس نئے ہاسٹل سے اب ریگولر ہاسٹلز کی گنجائش بڑھ کر 460 بیڈز تک پہنچ جائے گی۔ اس کا مطلب ہے کہ اب مزید کھلاڑیوں کو رہنے، تربیت دینے اور ملک کے لیے تمغے لانے کا موقع ملے گا۔ مرکزی وزیر نے بتایا کہ کھیلو انڈیا اسکیم کے تحت نوجوانوں کے امور اور کھیل کی وزارت نے اتر پردیش میں 27.137 کروڑ روپے کے بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں کو منظوری دی ہے۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے وژن کی تعریف کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پہلی بار کسی سرمایہ کاری سمٹ میں کھیلوں کو جگہ دی جا رہی ہے۔ یوگی آدتیہ ناتھ کا نقطہ نظر بہت واضح ہے اور یہ کھلاڑیوں کے لیے بہت مثبت ہے۔ مسٹر ٹھاکر نے ایس اے آئی ریجنل سنٹر کو مشورہ دیا کہ وہ بامعاوضہ اور کھیلوں کے زمرے میں فٹ فال میں اضافہ کرے اور اس طرح کے پروگراموں میں مقامی اسکول کے طلباء کو شامل کرے تاکہ انہیں کھلاڑیوں کے ساتھ بات چیت کرنے کا موقع ملے۔ انہوں نے ٹیلنٹ کی تلاش پر بھی زور دیا۔

## ترکیہ: ملبے کے نیچے سے 140 گھنٹے کے بعد ایک اور شیر خوار بچہ زندہ برآمد

ترکیہ کی امدادی ٹیمیں پیر کی صبح آنے والے زلزلے کی تباہی کے 140 گھنٹے بعد ریاست ہاتائی میں 7 ماہ کے بچے کو ملبے کے نیچے سے نکالنے میں کامیاب ہوگئی۔ گریٹر کو کیلی میونسپلٹی نے ایک بیان میں کہا کہ اس کی فائر فائٹنگ ٹیموں نے نوزائیدہ حمزہ کو ہاتائی کے علاقے انطاکیا میں ایک عمارت کے ملبے کے نیچے سے بچالیا۔ بیان میں بتایا گیا کہ ٹیموں نے 7 ماہ کے حمزہ کو ملبے تلے 140 گھنٹے رہنے کے بعد نکالا اور اسے اسپتال منتقل کرنے کے لیے ایمبولینس ٹیم کے حوالے کر دیا۔

## شام میں بشار الاسد نے زخموں پر مرہم رکھنے کے بہ جائے نمک پاشی کی

## ملبے تلے نعشوں کی موجودگی میں بھی بشار الاسد ہنستے رہے، لوگوں میں غم وغصہ

سوشل میڈیا پر زلزلہ آنے کے پانچ دن بعد شامی حکومت کے سربراہ بشار الاسد کے حلب شہر کے دورے کی تصویریں گردش کر رہی ہیں۔ تاہم ان کے اس دورے نے لوگوں کو تسلی دینے کے بجائے زخموں پر نمک پاشی کا کردار ادا کر دیا۔ گردش کرنے والے ویڈیو کلپس اور تصاویر میں دیکھا جا سکتا ہے کہ منہدم عمارتوں کے ملبے تلے لاشوں کی موجودگی پر غمگین ہونے کے بجائے بشار الاسد کے چہرے پر مسکراہٹ ہے اور وہ بعض مقامات پر قہقہے بھی لگا رہے ہیں۔ اس بے حسی پر بشار الاسد کو سوشل میڈیا پر شدید تنقید کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ مبصرین اور تجزیہ کاروں نے متفقہ طور پر اس بات پر اتفاق کیا کہ شامی حکومت سیاسی فوائد حاصل کرنے کے لیے زلزلے کی تباہی سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہی ہے۔ سب سے زیادہ اہم فائدہ مغربی پابندیوں کو ہٹوانا ہے۔ سیرین آبزرویٹری فار ہیومن رائٹس کے

ڈائریکٹر عبدالرحمٰن نے بتایا کہ بشار الاسد نے حلب میں متاثرہ مقامات کا دورہ کیا اور مسکراہٹیں تقسیم کرتے رہے جب کہ ملبے تلے شہریوں کی لاشیں موجود تھیں۔ عبدالرحمٰن نے مزید کہا کہ صرف شامی علاقوں کے اندر تقریباً 4500 شامی ہلاک ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ ترکیہ میں جاں بحق ہوکر نعشوں کی صورت میں شام واپس لائے گئے افراد کی تعداد 975 ہوگئی ہے۔ ابھی شامیوں کی اموات کی حتمی تعداد معلوم نہیں ہوسکی ہے۔ دنیا بھر کو غمزدہ کر دینے والے اس زلزلہ میں عین منہدم عمارتوں کے ملبے پر کھڑے ہوکر مسکرانے نے عوام میں غم وغصہ کی لہر دوڑا دی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بہت سے ایسے دیہات ہیں جہاں امدادی ٹیمیں نہیں پہنچ سکی ہیں اور انہیں لوگوں نے دفن کر دیا۔ حکومت کے زیر کنٹرول علاقوں میں ادلب کے مشرقی دیہی علاقوں اور جنوبی دیہی علاقوں میں 21 گاؤں اور قصبے شامل ہیں جہاں لوگوں نے از خود اپنے پیاروں کو دفنا دیا ہے۔ سیرین آبزرویٹری کے ڈائریکٹر نے نشاندہی کی کہ عرب ریسکیو ٹیموں کی موجودگی کے باوجود کئی علاقوں میں زندہ بچ جانے والوں کی مدد شروع نہیں کی گئی۔

## امریکہ اور قطر کے وزرائے خارجہ کی ملاقات، افغانستان سمیت متعدد امور پر تبادلہ خیال

واشنگٹن۔ 12 فروری۔ (ایجنسیز) اپنے دورہ واشنگٹن کے دوران قطر کے وزیر خارجہ محمد بن عبدالرحمن الثانی نے امریکی وزیر خارجہ انٹونی بلنکن سے ملاقات کی اور افغانستان کے حوالے سے تبادلہ خیال کیا۔ قطر کی وزارت خارجہ نے ہفتے کے روز ایک بیان میں کہا کہ ملک کے وزیر خارجہ نے واشنگٹن میں اپنے امریکی ہم منصب سے ملاقات کی اور دونوں ممالک کے درمیان تعلقات کو مضبوط بنانے، افغانستان اور فلسطین میں ترقی اور جوہری معاہدے کے مذاکرات سمیت متعدد موضوعات پر تبادلہ خیال کیا۔ اس ملاقات کے بارے میں مزید تفصیلات ابھی تک شیئر نہیں کی گئی ہیں کیونکہ قطر پر مبینہ طور پر افغانستان کے سابق سرکاری اہلکاروں کو امارت اسلامیہ کے جنگجوؤں کے خلاف لڑنے کے لیے رشوت دینے کا الزام ہے۔ دریں اثناء امارت اسلامیہ افغانستان کا واحد سیاسی دفتر قطر میں ہے جس کے ذریعے عبوری حکومت عالمی حکومتوں بشمول مغربی ریاستوں کے ساتھ اپنے رابطے برقرار رکھتی ہے۔ قطر کی ریاست امارت اسلامیہ افغانستان کے اتحادیوں میں سے ایک ہے جس نے افغانستان کی سابق حکومت، طالبان گروپ اور امریکہ کے درمیان امن مذاکرات میں فیصلہ کن کردار ادا کیا تھا۔ قطر کے طالبان تحریک کے ساتھ دیرینہ تعلقات ہیں۔ خلیجی ریاست ان چند ممالک میں سے ایک تھی جنہوں نے 1996-2001 تک طالبان کی حکومت کو باضابطہ طور پر تسلیم کیا، اور ممکنہ طور پر انہیں اپنی حکومت چلانے کے لیے مالی مدد فراہم کی۔ اگست 2021 میں افغانستان سے امریکی اور بین الاقوامی افواج کے انخلاء اور طالبان کے دوبارہ اقتدار میں آنے کے بعد، قطر اب بھی افغانستان کے معاملات میں نمایاں طور پر اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ طالبان کے کابل پر قبضے کے بعد امریکہ اور اس کے بعض اتحادیوں سمیت کئی مغربی ممالک نے اپنے سفارت خانے کابل سے قطر منتقل کر دیئے۔ یہاں تک خیال کیا جاتا ہے کہ چھوٹی خلیجی ریاست افغانستان کے بڑے مسائل پر امارت اسلامیہ اور مغربی رہنماؤں کے درمیان ثالثی کرتی ہے۔

## سوڈان میں پورے خاندان کے بھیانک قتل کی واردات، لوگوں میں خوف کی فضا

سوڈان میں ایک پورے خاندان کے مجرمانہ قتل کی واردات کے سامنے آنے کے بعد علاقے میں خوف کی فضا پائی جا رہی ہے۔ مقامی میڈیا کے مطابق اجتماعی قتل کی یہ واردات سوڈان کے شہر کسلا میں پیش آئی جہاں خاندان کے سربراہ کی لاش پنکھے سے لٹکائی گئی تھی جب کہ اس کی بیوی اور تین بچے اس کے سامنے فرش پر مردہ حالت میں پڑے تھے۔ قتل کی اس واردات کے محرکات کے بارے میں متضاد اطلاعات سامنے آئی ہیں۔ تفصیلات کے مطابق معتبر ذرائع نے 'العربیہ ڈاٹ نیٹ' کو بتایا کہ ایک 32 سالہ شخص کو پھانسی دے کر ہلاک کیا گیا۔ اس کی 30 سالہ بیوی اور اس کے تین بچوں کو بھی قتل کر دیا گیا۔ مقتول بچوں کی عمریں 8 سے 3 سال کے درمیان ہیں، لاشیں نیچے اس کے پاؤں میں پڑی ہوئی تھیں۔ یہ واقعہ دارالحکومت خرطوم سے 480 کلو میٹر مشرق میں واقع کسلا شہر کی عرب کالونی میں پیش آیا۔ مجرمانہ قتل کی اس واردات کے بعد کسلا شہر میں خوف کی فضا پائی جا رہی ہے۔ ذرائع نے العربیہ ڈاٹ نیٹ کو بتایا کہ پولیس واقعے کی اطلاع ملنے کے بعد مذکورہ مقام پر پہنچی اور فوری طور پر جائے وقوعہ کو گھیرے میں لے لیا تاکہ خصوصی تکنیکی ٹیمیں جائے وقوعہ کی تصاویر کھینچ سکیں، فنگر پرنٹس لے سکیں اور جائے وقوعہ سے فضلہ اکٹھا کر سکیں۔ پانچوں مقتولین کی لاشیں کسلا اسپتال منتقل کر دی گئی ہیں اور ان کے پوسٹ مارٹم کے بعد ان کی تدفین کی جائے گی۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ باپ پنکھے کے ساتھ لٹکا کر موت کے گھاٹ اتارا گیا تاہم اس کی بیوی اور بچوں کی موت کے اسباب کا تعین نہیں ہوسکا۔ اس کے بارے میں متضاد بیانات سامنے آئے کہ یہ خوفناک واقعہ کیسے پیش آیا۔ بعض لوگ اسے خاندانی جھگڑے کا نتیجہ قرار دیتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ گھریلو ناچاقی پر شوہر نے بیوی اور تین بچوں کو موت کی نیند سلانے کے بعد خودکشی کی ہے تاہم پولیس اس واقعے کی مختلف پہلوؤں سے تحقیقات کر رہی ہے۔ ایک اور اطلاع یہ ہے کہ شوہر نے اپنی بیوی اور تین بچوں کو زہر دے کر موت کے گھاٹ اتارا اور اس کے بعد خودکشی کر لی۔

## چین میں گرتی ہوئی پیدائش کی شرح سے نجی کنڈرگارٹن کو مالی بحران کا سامنا

بیجنگ۔ 12 فروری۔ (ذرائع) پانچ سال پہلے، جب لیو ڈیوئی نے جنوبی چین کے گوانگشی خودمختار علاقے میں 656,000 افراد کی کاؤنٹی، رونگسیان میں بیلی کنڈرگارٹن کے دروازے کھولے، تو ان کے پاس 140 بچے داخل تھے۔ لیکن 2020 تک یہ تعداد کم ہوکر تقریباً 30 رہ گئی تھی۔ پہلے تو اس نے سوچا کہ یہ کورونا وائرس کے خوف کی وجہ سے ہے۔ تاہم، گزشتہ سال کے آخر میں بیجنگ کی جانب سے سخت گیر وائرس سے متعلق پابندیاں ہٹانے کے بعد بھی، کوئی بہتری نہیں آئی ہے۔ لیو نے کہا، جس نے اس منصوبے میں کئی ملین یوآن کی سرمایہ کاری کی ہے، اب ان کے کنڈر گارٹ میں بہت کم بچے ہیں۔ انہیں مالی تباہی کا سامنا، وہ اب کنڈرگارٹن کو بند کرنے پر غور کر رہا ہے۔ یہ بہت مشکل ہے۔ پورے چین میں نجی ملکیت والے کنڈرگارٹنز، جو پری اسکول مارکیٹ کا نصف سے زیادہ حصہ رکھتے ہیں اور اکثر عوامی متبادلات سے زیادہ مہنگے ہوتے ہیں، ملک کی گرتی ہوئی شرح پیدائش کی وجہ سے اندراج میں کمی کے ساتھ جدوجہد کر رہے ہیں۔ سرکاری اعداد وشمار کے مطابق، چین میں نوزائیدہ بچوں کی تعداد 2016 میں 18.8 ملین سے کم ہو کر گزشتہ سال 9.5 ملین ہوگئی، جو کہ 1949 کے بعد سے کم ترین سطح ہے۔ وزارت تعلیم کے جاری کردہ اعداد وشمار کے مطابق، 2021 میں مسلسل دوسرے سال نجی کنڈرگارٹنز اور ان کے اندراج کی تعداد میں کمی واقع ہوئی۔ ریاستی مالی اعانت کی کمی اور سخت حکومتی جانچ پڑتال کا سامنا کرتے ہوئے، یہ کاروبار چین کے آبادیاتی بحران کی صف اول پر ہیں اور بہت سے ٹیوشن فیسوں سے آمدنی میں کمی کی وجہ سے مالی خطرے میں ہیں۔ یہاں تک کہ چین کے سب سے زیادہ آبادی والے شہروں میں نجی کنڈرگارٹن بھی اس کا اثر محسوس کر رہے ہیں۔

## اسرائیل میں قانونی اصلاحات کے خلاف احتجاج

یروشلم، 12 فروری (ذرائع) اسرائیل میں مجوزہ عدالتی اصلاحات پیکیج کے خلاف 80 ہزار سے زیادہ لوگوں نے احتجاج کیا۔ اسرائیلی میڈیا نے اتوار کو یہ اطلاع دی۔ اسرائیل کے وزیر انصاف یاریو لیون نے 4 جنوری کو ایک قانونی اصلاحاتی پیکیج کا آغاز کیا جو نئے ججوں کے انتخاب پر کابینہ کی منظوری دے کر سپریم کورٹ کے اختیارات کو محدود کر دے گا، ساتھ ہی ساتھ ملک کی پارلیمنٹ، کنیسٹ، دیگر چیزوں کے ساتھ عدالت کے فیصلوں کو منسوخ کرنے کا حق فراہم کرے گا۔ اس تبدیلی کو ہر طرف سے عوامی سطح پر تنقید کا نشانہ بنایا جا رہا ہے اور لوگوں کو اس کے خلاف احتجاج پر مجبور کر دیا ہے۔ ہارٹز اخبار کے مطابق ہفتے کے روز اسرائیل بھر میں 80000 سے زائد افراد نے اس کے خلاف احتجاج کیا۔ صرف تل ابیب میں تقریباً 50 ہزار مظاہرین نے احتجاج میں حصہ لیا۔ مظاہرین نے اسرائیلی وزیر اعظم بنجامن نتن یاہو سے استعفیٰ کا مطالبہ بھی کیا۔ ہارٹز اخبار کے مطابق تقریباً 7000 افراد نے یروشلم میں اسرائیلی صدر اسحٰق ہرزوگ کے گھر کے باہر مظاہرہ کیا اور پھر وزیر اعظم نتن یاہو کی رہائش گاہ کی طرف مارچ کیا تاہم پولیس اور سیکیورٹی فورسز نے مظاہرین کو راستے میں ہی روک دیا۔ مظاہرین نے ملک کے دیگر شہروں حیفہ، بیئر شیوا، اشدود اور بیت شیمش میں بھی زبردست مظاہرے کئے۔

## ترکی: حاملہ خاتون اور اس کے بھائی کو ملبے سے بچایا

انقرہ، 12 فروری (ایجنسیز) جنوبی ترکی میں ایک اور معجزہ ہوا جب امدادی اور بچاؤ ٹیموں نے ہفتے کے روز ایک عمارت کا ملبہ صاف کرتے ہوئے ایک حاملہ خاتون اور اس کے بھائی کو بچا لیا۔ ملک میں تباہ کن زلزلے کے بعد 140 گھنٹے سے زائد عرصے سے امدادی کارروائیاں جاری ہیں۔ اناد ولو خبر رساں ایجنسی کے مطابق، 26 سالہ محمد حبیب کو صوبہ کہرامنمارس کے ضلع اونیکیسو بت میں پیر کے تباہ کن زلزلے کے بعد 11 منزلہ عمارت کے ملبے کے نیچے سے بچا لیا گیا۔ فاطمہ اویل کو زلزلے کے 138 گھنٹے بعد ضلع انتاکیا میں منہدم عمارت کے ملبے سے نکالا گیا۔ گنجیان ٹیپ میں زلزلے کے 133 گھنٹے بعد عمارت کے ملبے تلے دبی تیرہ سالہ اسما سلطان کو بھی باہر نکالا گیا ہے۔ ترکی میں گزشتہ پیر کو ریکٹر اسکیل پر 7.7 اور 7.6 کی شدت کے دو طاقتور زلزلے محسوس کیے گئے۔ جس کا مرکز صوبہ کہرامنمارس تھا۔ 10 صوبوں میں 1.3 کروڑ سے زیادہ لوگ، جن میں ادانا، ادیامان، دیار باکر، گازیانٹیپ، ہٹے، کلیس، ملاتیا، عثمانیہ اور سانلیورفا شامل ہیں، تباہ کن زلزلے سے متاثر ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ شام اور لبنان سمیت کئی ممالک نے بھی ترکی میں 10 گھنٹے سے بھی کم عرصے میں شدید زلزلے کے جھٹکے محسوس کیے ہیں۔ زلزلے کے دو شدید جھٹکوں کے علاوہ ترکی میں بھی کئی ہلکے جھٹکے محسوس کیے گئے۔ اے ایف اے ڈی کے ایک بیان کے مطابق، کم از کم 218,406 سرچ اینڈ ریسکیو اہلکار علاقے میں امدادی کاموں میں مصروف ہیں۔

# مظلوم صحابئ رسول سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما

## مشرکین مکہ کی طرف سے آلِ یاسر پر ہونے والے مظالم کی لرزہ خیز داستان

مفتی محمد شاداب تقی قاسمی کریم نگری

حضرت عمار بن یاسرؓ بن عامر مکہ کے رہنے والے اور بنی مخزوم کے موالی میں سے تھے، آپؓ کے والد ماجد حضرت یاسرؓ یمن سے اپنے گم شدہ بھائی کی تلاش میں مکہ مکرمہ آئے۔ اس سفر میں ان کی دوستی ابو حذیفہ سے ہوگئی اور اس کے بعد انھوں نے یمن واپسی کا ارادہ ترک کر دیا اور مکہ ہی میں رہنے کا فیصلہ کیا۔ ابو حذیفہ نے ان کی شادی اپنی ایک کنیز سے کر دی جس کا نام سمیہؓ تھا۔ جس وقت حضرت عمارؓ کی ولادت ہوئی تو سیدہ سمیہؓ کو آزاد کر دیا گیا۔ جب مکہ مکرمہ میں آقا ﷺ کی بعثت ہوئی اور رفتہ رفتہ لوگ دامن اسلام سے وابستہ ہونے لگے تو اس وقت آل یاسر میں سب سے پہلے حضرت عمارؓ مسلمان ہوئے اور قدیم الاسلام صحابہ کی فہرست میں شامل ہو گئے، چناں چہ حضرت ہمام کہتے ہیں میں نے سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس وقت سنا تھا جب آپ پر ایمان لانے والوں میں پانچ غلام، اور دو خواتین سمیت ابو بکرؓ تھے۔ (بخاری: ۳۶۶۰) بعد میں والدین بھی مشرف بہ اسلام ہوئیں۔ اس خاندان کو اسلام لانے کی پاداش میں بڑی اذیتیں اور تکلیفیں دی گئیں۔ حضرت عمارؓ کو اس قدر سزائیں دی جاتیں جن کے تصور سے ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ”مشرکین نے حضرت عمار بن یاسرؓ کو آگ سے جلایا رسول اللہ ﷺ ادھر سے گزرے تو ان کے سر پر دست شفقت پھیرا اور فرمایا، اے آگ تو عمار کے لیے ٹھنڈی ہو اور سلامتی ہو جا، جیسا تو حضرت ابراہیم (علیہ السلام) پر ٹھنڈی اور سلامتی ہوگئی تھی۔ (طبقات: ۵۹ / ۳) یہی نہیں بلکہ آگے دیکھئے اس عظیم ہستی کے ساتھ مشرکین مکہ کس درجہ ظلم وستم کا معاملہ کرتے تھے کہ آپؓ کو عرب کی گرم ریت پر لٹا دیا جاتا اور لوہے کی سلاخوں سے سزا دی جاتی۔“ ایک آدمی نے حضرت عمارؓ کی پیٹھ پر (حبط کثیر) بہت سے زخموں کے نشان دیکھے۔ دریافت کرنے پر حضرت عمارؓ نے فرمایا، قریش مجھے مکہ کی آگ کی طرح گرم ریت پر تڑپاتے تھے۔ یہ اسی کا نشان ہے۔ (ایضا: ۲۴۸) مشریک مکہ نت نئے ستم ایجاد کرتے تھے۔ جہاں حضرت عمارؓ کو آگ میں جلاتے تھے وہاں پانی میں ڈبوتے تھے۔ امام ابن سعدؒ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ (حضرت) عمارؓ سے ملے وہ رو رہے تھے۔ حضور ﷺ نے (نہایت شفقت سے) ان کی آنکھوں سے آنسو پونچھے اور فرمایا تمہیں کفار نے پکڑ کر پانی میں غوطے دیئیے اور تو نے یہ کلمات کہے۔ اگر وہ پھر ایسا کریں تو تم ان سے پھر ایسا کہو۔ (مظلوم صحابہ کی داستانیں: ۴۸) قریش مکہ صرف صحابئ رسول حضرت عمار بن یاسرؓ ہی کو ایذا نہیں پہنچاتے تھے؛ بل کہ آپؓ کے سارے پاکیزہ گھرانے کو آزمائش میں ڈالتے تھے، ان سے ایمان کو چھین لینے، اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کی محبت کو ختم کر دینے کے لئے طرح طرح کی تکلیفیں پہنچاتے؛ لیکن قربان جائیے آل یاسر پر وہ لوگ اپنی جان دینا تو گوارہ کر لئے؛ لیکن اسلام سے ایک بالشت بھی پیچھے نہیں ہوئیں۔ چناں چہ ایک بار ابو جہل حضرت عمارؓ کی والدہ حضرت سمیہؓ کو گالیاں دیتا ہوا ان کے پاس آیا، اور اپنے نیزے کے ذریعے ان کے نچلے حصے پر اتنی چوٹ پہنچائی کہ وہ وہیں شہید ہوگئیں، یہ اسلام میں پہلی شہادت تھی جس کا شرف حضرت سمیہؓ نے حاصل کیا۔ آپؓ کے والد محترم حضرت یاسرؓ بھی اسلام کی خاطر شہید ہونے والوں میں سے ہیں، کفار مکہ نے انہیں بھی بہت ستایا، آخر کار وہ بھی راہ حق میں جان دینے سے گریز نہیں کئے۔ چناں چہ علامہ شبلی نعمانیؒ نے لکھا ہے کہ: حضرت یاسرؓ حضرت عمارؓ کے والد تھے۔ یہ بھی کافروں کے ہاتھ سے اذیت اٹھاتے اٹھاتے ہلاک ہوگئے۔ (سیرت النبی ﷺ: ۲۳۰ / ۱) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمارؓ اور ان کے گھر والوں کے پاس سے گزرے، اس وقت ان لوگوں کو مشرکین مکہ ایذائیں پہنچا رہے تھے، یہ دیکھ کر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے آل عمار اور اے آل یاسر خوش ہو جاؤ تمہارے لئے جنت کا وعدہ ہے۔ (مستدرک علی الصحیحین للحاکم: ۵۶۶۶) حضرت عمارؓ والدین کی شہادت کے بعد رسولؐ اللہ کے حکم سے ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے تھے، جب رسولؐ اللہ مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو حضرت عمارؓ نے بھی مدینے کی طرف ہجرت کی۔ (سیر اعلام النبلاء: ۲ / ۲۴۷) حضرت عمارؓ میدان بدر میں بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور وہاں بڑی بے جگری کے ساتھ لڑتے رہیں اور خاص طور پر جنگ یمامہ کے موقع پر آپؓ نے بہت تکالیف کو برداشت کیا، اسی جنگ میں آپؓ ایک کان سے محروم ہو گئے تھے، چناں چہ سیدنا عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جنگ یمامہ میں سیدنا عمارؓ زخم خوردہ ایک پتھر پر پڑے ہوئے تھے، خون جاری تھا اور باآواز بلند کہہ رہے تھے مسلمانوں! کدھر جا رہے ہو، کیا جنت سے بھاگتے ہو؟ ادھر آؤ! میں عمار بن یاسر ہوں۔ (اصحاب بدر: ۱۱۴) حضرت عمارؓ کے فضائل کا کیا کہنا رسول اللہ ﷺ خود فرماتے ہیں: عمار کا ایمان ہڈیوں کے پوروں تک بھر گیا ہے۔ (نسائی: ۵۰۱۰) یعنی حضرت عمارؓ نے اسلام کے لئے اتنی قربانیاں دی ہیں کہ ان کے جسم کی بوٹی بوٹی میں ایمان رچ بس گیا ہے، ان کے ایمان کو اب کوئی نہیں چھین سکتا۔ جنگ صفین میں داد شجاعت دے رہے تھے کہ انہوں نے پانی مانگا اُن کے سامنے دودھ پیش کیا گیا، دودھ پی کر کہا: ”الیوم القی الاحبۃ“ آج پیارے دوستوں سے ملاقات ہوگی۔۔۔ ایک اور عورت دودھ لے آئی، وہ بھی پیا تو الحمد للہ کہا اور فرمایا: ”الجنۃ تحت الاسنۃ“ جنت تو نیزوں کے نیچے ہے۔ (اصحاب بدر از قاضی محمد سلیمان منصور پوریؒ: ۱۱۵) بالآخر اسلام کے اس جانباز مظلوم سپاہی نے ماہ ربیع الآخر ۳۷ھ میں جام شہادت کو نوش فرمایا۔

## بچے سے یہ مت کہیں

- بچے سے یہ مت کہیں کہ: دیوار پر نقش ونگار بنا کر اسے گندا مت کرو۔ بلکہ کہیں پیپر پر یہ نقش ونگار بناؤ جب بنالو گے تو ہم اسے دیوار فریج یا تختہ پر سجائیں گے۔
- بچے سے ایسے نہ کہیں کہ نماز پڑھو ورنہ سیدھے جہنم میں جاؤ گے بلکہ کہیں کہ آؤ اکٹھے ایک ساتھ نماز پڑھیں تا کہ ہم جنت میں بھی اکٹھے ہو جائیں۔
- بچے سے یہ نہ کہیں کہ اٹھو اور اپنا کمرہ صاف کرو کیا جنگل بنا رکھا ہے بلکہ یہ کہیں کہ بیٹا کیا کمرے کی صفائی میں کوئی مدد چاہیے کیوں کہ تم تو ہمیشہ صفائی اور سلیقہ کو پسند رکھتے ہو۔
- بچے سے یہ مت کہیں کہ کھیل کود چھوڑو پڑھائی کرو پڑھائی بہت اہم ہے بلکہ کہیں کہ اگر آپ نے آج پڑھائی جلدی مکمل کر لی تو میں آپ کے ساتھ کھیلوں گی یا ایسی کسی بھی سرگرمی کا حوالہ دیں جو اسے پسند ہو۔
- بچے سے یہ نہ کہیں اٹھو اور دانت برش کرو میں تمہیں حکم دے رہی ہوں بلکہ کہیں کہ میں تم سے بہت خوش ہوں اس لیے کہ تم ہمیشہ میرے کہے بغیر دانت صاف کر لیا کرتے ہو۔
- بچے سے یہ نہ کہیں کہ بائیں کروٹ مت سویا کرو بلکہ کہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے سکھایا ہے کہ ہم دائیں کروٹ سویا کریں۔
- بچے سے مت کہیں کہ چاکلیٹ نہ کھایا کرو تاکہ دانتوں میں کیڑا نہ لگے بلکہ کہیں کہ میں نے دن میں ایک بار چاکلیٹ کھانے کی اجازت اس لیے دی ہے کہ میں جانتی ہوں تم بہت سمجھدار ہو اپنے دانتوں کی صفائی کا خوب خیال رکھتے ہو۔
- یاد رکھیے کہ ہر ہر لفظ اور ہر کام جو آپ کرتے ہیں وہ بچے کو بے حد متاثر کرتا ہے اور یہ بھی یاد رکھیں کہ آپ کا بچہ آپ کی سیرت واخلاق بلکہ آپ کا اپنا ہی عکس ہے۔

## چھوٹے چھوٹے واقعات - بہترین سبق

امام احمد بن حنبل نہر پر وضو فرما رہے تھے کہ ان کا شاگرد بھی وضو کرنے آن پہنچا لیکن فوراً ہی اٹھ کھڑا ہوا اور امام صاحب سے آگے جا کر بیٹھ گیا۔ پوچھنے پر کہا کہ دل میں خیال آیا کہ میری طرف سے پانی بہہ کر آپ کی طرف آ رہا ہے۔ مجھے شرم آئی کہ استاد میرے مستعمل پانی سے وضو کرے۔

صحابی رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ آپ بڑے ہیں یا میں؟ (عمر پوچھنا مقصود تھا) صحابی نے کہا یا رسول اللہ ﷺ بڑے تو آپ ہی ہیں البتہ عمر میری زیادہ ہے۔

مجدد الف ثانیؒ رات کو سوتے ہوئے یہ احتیاط بھی کرتے کہ پاؤں استاد کے گھر کی طرف نہ ہوں اور بیت الخلا جاتے ہوئے یہ احتیاط کرتے کہ جس قلم سے لکھ رہا ہوں اس کی کوئی سیاہی ہاتھ پر لگی نہ رہ جائے۔

ادب کے یہ انداز اسلامی تہذیب کا طرہ امتیاز رہا ہے اور یہ کوئی برصغیر کے ساتھ ہی خاص نہ تھا بلکہ جہاں جہاں بھی اسلام گیا اس کی تعلیمات کے زیر اثر ایسی ہی تہذیب پیدا ہوئی جس میں بڑوں کے ادب کو خاص اہمیت حاصل تھی کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد سب کو یاد تھا کہ جو بڑوں کا ادب نہیں کرتا اور چھوٹوں سے پیار نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں۔

ابھی زیادہ زمانہ نہیں گزرا کہ لوگ ماں باپ کے برابر بیٹھنا، ان کے آگے چلنا اور ان سے اونچا بولنا برا سمجھتے تھے اور اُن کے حکم پر عمل کرنا اپنے لیے فخر جانتے تھے۔ اس کے صدقے اللہ انہیں نوازتا بھی تھا۔ اسلامی معاشروں میں یہ بات مشہور تھی کہ جو یہ چاہتا ہے کہ اللہ اس کے رزق میں اضافہ کرے وہ والدین کے ادب کا حق ادا کرے اور جو یہ چاہتا ہے کہ اللہ اس کے علم میں اضافہ کرے وہ استاد کا ادب کرے۔

ایک دوست کہتے ہیں کہ میں نے بڑی مشقت سے پیسہ اکٹھا کر کے پلاٹ لیا تو والد صاحب نے کہا کہ بیٹا تمہارا فلاں بھائی کمزور ہے یہ پلاٹ اگر تم اسے دے دو تو میں تمہیں دعائیں دوں گا۔ حالانکہ وہ بھائی والدین کا نافرمان تھا۔ اس (دوست) نے کہا عقل نے تو بڑا سمجھایا کہ یہ کام کرنا حماقت ہے مگر میں نے عقل سے کہا کہ اقبال نے کہا ہے، اچھا ہے دل کے ساتھ رہے پاسبان عقل لیکن کبھی کبھی اسے تنہا بھی چھوڑ دے، چنانچہ عقل کو تنہا چھوڑا اور وہ پلاٹ بھائی کو دے دیا۔ کہتے ہیں کہ والد صاحب بہت خوش ہوئے اور انہی کی دعا کا صدقہ ہے کہ آج میرے کئی مکانات اور پلازے ہیں جب کہ بھائی کا بس اسی پلاٹ پر ایک مکان ہے۔

والدین کی طرح استاد کا ادب بھی اسلامی معاشروں کی ایک امتیازی خصوصیت تھی اور اس کا تسلسل بھی صحابہ کے زمانے سے چلا آ رہا تھا۔ حضور ﷺ کے چچا کے بیٹے ابن عباسؓ کسی صحابی سے کوئی حدیث حاصل کرنے جاتے تو جا کر اس کے دروازے پر بیٹھ رہتے۔ اس کا دروازہ کھٹکھٹانا بھی ادب کے خلاف سمجھتے اور جب وہ صحابی خود ہی کسی کام سے باہر نکلتے تو ان سے حدیث پوچھتے اور اس دوران سخت گرمی میں پسینہ بہتا رہتا، لو چلتی رہتی اور یہ برداشت کرتے رہتے۔ وہ صحابی شرمندہ ہوتے اور کہتے کہ آپ تو رسول اللہ کے چچا کے بیٹے ہیں آپ نے مجھے بلا لیا ہوتا تو یہ کہتے کہ میں شاگرد بن کے آیا ہوں، آپ کا یہ حق تھا کہ میں آپ کا ادب کروں اور اپنے کام کے لیے آپ کو تنگ نہ کروں۔

کتنی ہی مدت ہمارے نظام تعلیم میں یہ رواج رہا (بلکہ اسلامی مدارس میں آج بھی ہے) کہ ہر مضمون کے استاد کا ایک کمرہ ہوتا، وہ وہیں بیٹھتا اور شاگرد خود چل کر وہاں پڑھنے آتے جبکہ اب شاگرد کلاسوں میں بیٹھے رہتے ہیں اور استاد سارا دن چل چل کر ان کے پاس جاتا ہے۔

مسلمان تہذیبوں میں یہ معاملہ صرف والدین اور استاد تک ہی محدود نہ تھا بلکہ باقی رشتوں کے معاملے میں بھی ایسی ہی احتیاط کی جاتی تھی۔ وہاں چھوٹا، چھوٹا تھا اور بڑا، بڑا۔ چھوٹا عمر بڑھنے کے ساتھ بڑا نہیں بن جاتا تھا بلکہ چھوٹا ہی رہتا تھا۔

ابن عمرؓ جا رہے کہ ایک بدو کو دیکھا۔ سواری سے اترے، بڑے ادب سے پیش آئے اور اس کو بہت سا ہدیہ دیا۔ کسی نے کہا کہ یہ بدو ہے تھوڑے پہ بھی راضی ہو جاتا آپ نے اسے اتنا عطا کر دیا۔ فرمایا کہ یہ میرے والد صاحب کے پاس آیا کرتا تھا تو مجھے شرم آئی کہ میں اس کا احترام نہ کروں۔

اسلامی تہذیب کمزور ہوئی تو بہت سی باتوں کی طرح حفظ مراتب کی یہ قدر بھی اپنی اہمیت کھو بیٹھی۔ اب برابری کا ڈھنڈورا پیٹا گیا اور بچے ماں باپ کے برابر کھڑے ہو گئے اور شاگرد استاد کے برابر۔ جس سے وہ ساری خرابیاں در آئیں جو مغربی تہذیب میں موجود ہیں۔

اسلام اس مساوات کا ہرگز قائل نہیں کہ جس میں گھوڑا اور گدھا برابر ہو جائیں اور ابو بکر رض اور ابو جہل برابر۔ اسلام کا یہ کہنا ہے کہ لاکھ زمانہ بدلے مگر ابو بکر، ابو بکر رہے گا، رض۔ اور ابو جہل، ابو جہل۔ گھوڑا، گھوڑا رہے گا اور گدھا، گدھا۔ اسی طرح استاد، استاد رہے گا اور شاگرد، شاگرد۔ والد، والد رہے گا اور بیٹا، بیٹا۔ سب کا اپنا اپنا مقام اور اپنی اپنی جگہ ہے ان کو ان کے مقام پر رکھنا اور اس لحاظ سے ادب و احترام دینا ہی تہذیب کا حسن ہے۔

مغربی تہذیب کا مسلمان معاشروں پہ سب سے بڑا وار اسی راستے سے ہوا ہے جبکہ مسلمان عریانی اور فحاشی کو سمجھ رہے ہیں۔ عریانی اور فحاشی کا بُرا ہونا سب کو سمجھ آتا ہے اس لیے اس کے خلاف عمل کرنا آسان ہے جبکہ حفظِ مراتب اور محبت کے آداب کی اہمیت کا سمجھ آنا مشکل ہے اس لیے یہ قدر تیزی سے روبہ زوال ہے اور معاشرے کی توڑ پھوڑ بھی اسی تیزی سے جاری ہے۔

# بچوں کو سلام اور شکریہ ادا کرنے کی عادت ڈالیں


مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی


چھوٹے بچوں کو سلام کرنے کی عادت ڈالیں۔ اسے بتائیں کہ بیٹے دوسروں کو دیکھوتو سلام کرتے ہیں۔ دونوں ہاتھوں سے سلام کرنے کی عادت ڈالو' سلام کے الفاظ بچوکو سکھائیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اَفْشُوْ السَّلَامَ بَیْنَکُمْ) تم سلام کو عام کرو ایک دوسرے کے درمیان رواج دو۔ تو ہمیں چاہئے کہ زیادہ سے زیادہ بچے کو سلام کہنے کی عادت ڈالیں اس سے بچے کے دل سے جھجک دور ہو جاتی ہے اور وہ ڈپریشن میں نہیں جاتا۔ دوسروں کو دیکھ کر خوفزدہ نہیں ہوتا بلکہ اس کو سلام کرنے کی عادت ہوتی ہے تو ماں کو چاہئے کہ بچے کو سلام کہنے کا طریقہ سکھائے تاکہ بچے کے دل سے مخلوق کا ڈر دور ہو جائے اور بچے کے اندر جرأت آجائے بزدلی سے وہ بچ جائے اس طرح بچے کو شکریہ کی عادت بچپن سے سکھائیں

چھوٹی عمر کا ہے ذرا سمجھ بوجھ رکھنے والا ہو تو اس کو سمجھائیں کہ جب تم سے کوئی نیکی کرے بھلا کرے تمہارے کام میں تمہارا تعاون کرے تو بیٹا اس کا شکریہ ادا کرتے ہیں چنانچہ اس کو شکریہ کی عادت بچپن سے ڈالیں۔ جب وہ انسانوں کا شکریہ ادا کرے گا تو پھر اس کو اللہ کا شکر ادا کرنے کا بھی سبق مل جائے گا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (مَنْ لَّمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ) جو انسانوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا تو یہ شکریہ کی عادت ہمیں ڈالنی چاہئے۔

عجیب بات ہے ہمیں اتنا زیادہ اس کا حکم دیا گیا مگر آج شائد ہی کوئی ماں ہو جو اپنے بیٹے کو شکریہ کے الفاظ سکھائے۔ جزاکم اللہ جزاک اللہ خیرا یہ الفاظ اپنے بچوں کو سکھائیں تاکہ بچے کو صحیح سنت کے مطابق شکریہ ادا کرنے کے الفاظ آتے ہوں آج یہ عمل ہمارا تھا لیکن غیر مسلموں نے اس کو اپنا لیا۔

## بچے کو شکریہ سکھانے کا عجیب واقعہ:

یہ عاجز ایک مرتبہ شائد 1997ء کی بات ہے۔ پیرس سے نیویارک کی طرف جا رہا تھا۔ جہاز کے اندر جب ایک سیٹ پر بیٹھا تو قدرتی بات ہے کہ میرے ساتھ والی سیٹ پر ایک فرانسیسی لڑکی آ کر بیٹھ گئی۔ جس کے پاس اس کی تین چار سالہ بیٹی تھی اب تین ہی سیٹیں ہوتی ہیں ایک سیٹ پر ماں تھی ایک سیٹ پر اس کی بیٹی تھی اور ایک سیٹ پر یہ عاجز بیٹھا تھا۔ یہ عاجز کی عادت ہے کہ جہاز کے دوران کوئی نہ کوئی کتاب ہوتی ہے۔ جس کو پڑھتے رہنے کی وجہ سے ادھر ادھر نگاہیں ہرگز نہیں اٹھتیں اور وقت اچھی طرح کٹ جاتا ہے اس لئے عاجز نے کتاب پڑھنا شروع کی تھوڑی دیر کے بعد ائیر ہوسٹس نے کہا کہ کھانا Serve کرنا ہے۔ عاجز نے تو معذرت کر لی کہ پیرس کا کھانا معلوم نہیں کیسا ہوگا۔ اس لئے سفر کے دوران یہ تو اپنا پکا ہوا کھانا ساتھ رکھتا ہے اگر نہ ہو تو پھر برداشت کر لیتا ہے۔ منزل پر پہنچ کر کھانا کھاتا ہے۔ معذرت کر لی مگر اس لڑکی نے تو کھانا لے لیا۔ اب جب کھانا اس نے لے لیا اپنی بیٹی کو کھلانے لگی اور خود بھی کھانے لگی کیونکہ ساتھ والی کرسی پر تو تھی تو انسان نہ بھی متوجہ ہو اسے اندازہ ہو ہی جاتا ہے کہ ہو کیا رہا ہے چنانچہ میں کتاب پڑھ رہا تھا۔ مگر مجھے اندازہ ہو رہا تھا اس کی حرکات سے کہ یہ کیا کر رہی ہے۔ اس نے اپنی بچی کے منہ میں ایک لقمہ ڈالا چاولوں کا تو جب لقمہ بچی نے کھا لیا وہ کہنے لگی Thanks چنانچہ اس بچی نے کہا Thanks پھر دوسرا لقمہ ڈالا پھر Thanks کہلوایا۔ ہر لقمہ ڈالنے کے بعد وہ ماں اپنی بچی سے Thanks کا لفظ کہلواتی میرے اندازے کے مطابق اس فرانسیسی لڑکی نے اس کھانے کے دوران 36 مرتبہ Thanks کہلوایا اس طرح شکریہ کی عادت واقعی بچی کی گھٹی میں پڑ جائے گی۔ اور یہ ساری عمر شکریہ ادا کرنے والی بن جائے گی تو یہ عمل تو مسلمانوں کا تھا۔ مسلمان بیٹیوں نے بھلا دیا اور کافروں کی بیٹیوں نے اسے اپنا لیا۔

اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم بچپن سے ہی بچے کو یہ عادات سکھائیں۔ سلام کرنے کی عادت ڈالیں شکریہ کرنے کی عادت ڈالیں۔ جب ماں نے بچے کو شکریہ کی عادت نہیں ڈالی ہوتی بڑا ہو کر یہ بچہ نہ باپ کا شکریہ ادا کرتا ہے' نہ بہن کا شکریہ ادا کرتا ہے نہ والدین کا شکریہ ادا کرتا ہے اور کئی تو ایسے منحوس ہوتے ہیں کہ خدا کا شکریہ بھی ادا نہیں کرتے۔ ناشکرے بن جاتے ہیں۔ یہ غلطی کس کی تھی ماں نے ابتداء سے یہ عادت ڈالی ہی نہیں تھی اس لئے جب بھی بچے کو کوئی چیز دیں بچے کو کوئی چیز کھلائیں اس کے کپڑے پہنائیں۔ کپڑے بدلوائیں کوئی بھی بچے کا کام کریں تو بچے کو کہیں کہ بیٹا مجھے جزاک اللہ کہو۔ تو پھر بچہ جب آپ کو جزاک اللہ کہے گا تو پتہ ہوگا کہ میں نے شکریہ ادا کرنا ہے۔ یہ ایک اچھی عادت ہوگی جو بچے کے اندر پختہ ہو جائے۔

# بچے کو کبھی بد دعا نہ دینا!

آج بچیوں کو تربیت کا پتہ نہیں ہوتا کئی تو ایسی ہوتی ہیں بچاری کے چھوٹے سے بچے سے اگر غلطی ہوئی یا بچے نے رونا شروع کر دیا تو غصے میں آ کر اب اس کو پتہ ہی نہیں چلتا کہ کیا کہہ رہی ہیں کبھی اپنے آپ کو کوسنا شروع کر دیتی ہیں میں مر جاتی تو اچھا تھا کبھی بچے کو بد دعائیں دینا شروع کر دیتی ہیں یاد رکھنا کہ بچے کو کبھی بد دعائیں نہ دینا کوئی زندگی میں ایسا وقت نہ آئے کہ غصے میں آ کے بد دعائیں دینے لگ جانا ایسا کبھی نہ کرنا۔ اللہ کے ہاں ماں کا جو مقام ہوتا ہے۔ ماں کے دل اور زبان سے جو دعا نکلتی ہے وہ سیدھی اوپر جاتی ہے عرش کے دروازے کھل جاتے ہیں تو دعا اللہ کے ہاں پیش کر دی جاتی ہے اور قبول کر دی جاتی ہے مگر شیطان بڑا مردود ہے وہ ماں کے ذہن میں یہ ڈالتا ہے کہ میں گالی تو دیتی ہوں مگر میرے دل میں نہیں ہوتی۔ یہ شیطان کا بڑا پھندا ہے حقیقت میں تو بہ بد دعا کے الفاظ کہلواتا ہے اور ماں کو تسلی دیتا ہے کہ تو نے کہا تو تھا کہ مر جاؤ مگر تمہارے دل میں نہیں تھا کبھی بھی شیطان کے دھوکے میں نہ آنا۔ بچے کو بد دعا نہ کرنا۔ کئی مائیں بچوں کو بد دعائیں دے کر ان کی عاقبت خراب کر دیتی ہیں۔ اپنی زندگی برباد کر دیتی ہیں۔

## ماں کی بد دعا کا اثر:

ایک عورت کو اللہ نے بیٹا دیا مگر وہ غصے میں قابو نہیں پا سکتی تھی' چھوٹی چھوٹی باتوں پر بچے کو کوسنے لگ جاتی ایک دفعہ بچے نے کوئی بات ایسی کر دی غصہ آیا اور کہنے لگی کہ تو مر جاتا تو اچھا تھا اب ماں نے جو الفاظ کہہ دیئے اللہ نے اس کی دعا کو قبول کر کر لیا مگر بچے کو اس وقت موت نہیں دی بلکہ اس بچے کو اللہ تعالیٰ نے نیک بنایا۔ اچھا بنایا لائق بنایا وہ بچہ بڑا ہوا عین بھرپور جوانی کا وقت تھا یہ نیک بن گیا لوگوں میں عزت ہوئی لوگ نام لیتے کہ بیٹا ہو تو فلاں جیسا ہو۔ پھر اللہ نے اس کو بخت دیئے کاروبار بھی اچھا ہو گیا تھا لوگوں میں اس کی عزت تھی۔ تذکرے اور چرچے تھے۔ اب ماں نے اس کی شادی کا پروگرام بنایا۔ خوبصورت لڑکی کو ڈھونڈا۔ شادی کی تیاریاں کی جب شادی میں صرف چند دن باقی تھے۔ اس وقت اللہ نے اس بیٹے کو موت عطا کر دی۔ اب ماں رونے بیٹھ گئی۔ میرا تو جوان بیٹا رخصت ہو گیا رو رو کر حال خراب ہو گئے۔ کسی اللہ والے کو اللہ نے خواب میں بتایا ہم نے اس کی دعا کو ہی قبول کیا تھا جس نے بچپن میں کہا تھا کہ تو مر جاتا تو اچھا تھا ہم نے نعمت اس وقت واپس نہیں لی۔ ہم نے اس نعمت کو بھرپور بننے دیا۔ جب عین شباب کے عالم میں جوانی کے عالم میں یہ پہنچا نعمت پک کر تیار ہو گئی ہم نے اس وقت پھل توڑا تاکہ ماں کو سمجھ لگے کہ اس نے کس نعمت کی ناقدری کی۔ اب سوچئے اپنی بد دعائیں اپنے سامنے آتی ہیں۔ یہ قصور کس کا ہوا اولاد کا ہوا یا ماں باپ کا۔ اس لئے بچیوں کو دینی تعلیم دینا اور ان کو سمجھانا کہ بچوں کی تربیت کیسے کی جاتی ہے یہ انتہائی ضروری ہے۔

# چار سبق آموز حکایتیں

## 1۔ حکایت اول

### ایک دکاندار سے پوچھا گیا

کس طرح اس چھوٹی اور بند گلی میں اپنی روزی روٹی کما لیتے ہو؟ دکاندار نے جواب دیا: میں جس سوراخ میں بھی چھپ جاؤں موت کا فرشتہ مجھے ڈھونڈ نکالے گا تو یہ کس طرح ممکن ہے رزق والا فرشتہ مجھے نہ ڈھونڈ سکے۔

## 2۔ حکایت دوم

ایک نیک اخلاق و کردار کا حامل لیکن غریب لڑکا کسی کے گھر اس کی بیٹی کا رشتہ لینے گیا

بیٹی کا باپ بولا :

تم غریب ہو اور میری بیٹی غربت اور تکالیف کو برداشت کرنے کی سکت نہیں رکھتی اس لئے میں تمہیں اپنی بیٹی کا رشتہ نہیں دے سکتا۔

پھر ایک بد اخلاق و بد کردار لڑکا اسی لڑکی کا رشتہ لینے گیا تو اس کا باپ رشتہ دینے کیلئے راضی ہو گیا اور اس کے بد اخلاق ہونے کے بارے میں یہ کہا اللہ اس کو ہدایت دے گا انشاء اللہ تو اس کی بیٹی نے کہا: بابا جان کیا جو اللہ ہدایت دے سکتا ہے وہ رزق نہیں دے سکتا؟؟؟

## 3۔ حکایت سوم

حاتم طائی سے پوچھا گیا، تجھ سے زیادہ بھی کوئی سخی ہے؟ کہا: ہاں ہے وہ مرد جس کی دو بھیڑیں تھیں ایک کو ایک رات میرے لئے ذبح کیا تو میں نے اسکے جگر کے لذیذ ہونے کی تعریف کی دوسرے دن صبح اس نے میرے لئے دوسری بھیڑ کو بھی ذبح کیا اور میرے لئے کباب بنائے۔ پوچھا گیا تو نے اس کے ساتھ کیا کیا؟

کہا کہ میں نے اسکو پانچ سو بھیڑیں دیں

تو کہا کہ پھر آپ اس سے زیادہ سخی ہوئے؟

تو حاتم نے کہا نہیں اس کے پاس جو کچھ تھا اس نے مجھے دیا جبکہ میں نے اپنے مال میں تھوڑا سا مال اس کو دیا

## 4۔ حکایت چہارم

ایک عارف سے پوچھا گیا اللہ کو کیسے پایا؟

تو اس نے کہا اللہ طاقت رکھتا ہے وہ میری کلائی کو پکڑے لیکن وہ ہمیشہ میرا ہاتھ پکڑ کے مجھے سیدھی راہ دکھا دیتا ہے۔




www.asrehazir.com asrehazirportal

9908079301 9959279301 asrehazir@gmail.com